﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۹ — جمعۃ المبارک ۲۷/ستمبر ۲۰۰۲ء — ۱۸/رجب ۱۴۲۳ ہجری قمری — ۲۷/تبوک ۱۳۸۱ ہجری شمسی — شمارہ ۳۹

دعا سے کھانے میں اضافہ

جنگ خندق پر آنحضرت ﷺ کی بھوک کی وجہ سے کمزوری کا خیال کر کے حضرت طلحہؓ اور ام سلیمؓ نے حضورؐ کے لئے کھانے کا اہتمام کیا۔ایک چھوٹی سی بکری ذبح کی اور تھوڑے سے جو پیس کر آٹا گوندھ لیا۔اور عرض کی کہ حضور کے ساتھ چند آدمی آجائیں۔ مگر حضور نے سب مہاجرین اور انصار کو چلنے کا ارشاد فرمایا۔ حضور نے دعا کی اور خود روٹی پر گوشت ڈال کر دیتے رہے۔یہاں تک کہ سارے لوگ سیر ہو گئے جو ایک ہزار کے قریب تھے۔اور ہنڈیا اور آٹا اسی طرح بھرپور تھا۔(صحیح بخاری کتاب المغازی۔ غزوہ الخندق)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

مرد اگر پارسا طبع نہ ہو تو عورت کب صالحہ ہو سکتی ہے۔قول سے عورت کو نصیحت نہ دینی چاہئے بلکہ فعل سے اگر نصیحت دی جائے تو اس کا اثر ہوتا ہے۔

مرد کو چاہئے کہ اپنے قویٰ کو بر محل اور حلال موقع پر استعمال کرے۔جو شخص شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے۔

۱۴/مارچ ۱۹۰۳ء کو نماز عشاء سے قبل حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ایک مضمون سول اینڈ ملٹری گزٹ سے سنایا۔اس مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ اسلام میں عورتوں کو وہی حقوق دیئے گئے ہیں جو کہ مردوں کو دیئے گئے ہیں حتیٰ کہ اسلامی عورتوں میں پاکیزہ اور مقدس عورتیں بھی ہوتی ہیں اور وَلِیّہ بھی ہوتی ہیں۔اور ان سے خارق عادت امور سرزد ہوتے ہیں۔اور جو لوگ اسلام پر اس بارہ میں اعتراض کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔اس پر حضرت اقدس نے عورتوں کے بارہ میں فرمایا:

”مرد اگر پارسا طبع نہ ہو تو عورت کب صالحہ ہو سکتی ہے۔ہاں اگر مرد خود صالح بنے تو عورت بھی صالحہ بن سکتی ہے۔قول سے عورت کو نصیحت نہ دینی چاہئے بلکہ فعل سے اگر نصیحت دی جائے تو اس کا اثر ہوتا ہے۔عورت تو در کنار اور بھی کون ہے جو صرف قول سے کسی کی مانتا ہے۔

اگر مرد کوئی کجی یا خامی اپنے اندر رکھے گا تو عورت ہر وقت کی اس پر گواہ ہے۔اگر وہ رشوت لے کر گھر آیا ہے تو اس کی عورت کہے گی کہ جب خاوند لایا ہے تو میں کیوں حرام کہوں۔غرضیکہ مرد کا اثر عورت پر ضرور پڑتا ہے اور وہ خود ہی اسے خبیث اور طیب بناتا ہے۔اسی لئے لکھا ہے ﴿اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ......﴾(النور:۲۷) اس میں یہی نصیحت ہے کہ تم طیب بنو ورنہ ہزار ٹکریں مارو کچھ نہ بنے گا۔جو شخص خدا سے خود نہیں ڈرتا تو عورت اس سے کیسے ڈرے؟نہ ایسے مولویوں کا وعظ اثر کرتا ہے نہ خاوند کا۔ہر حال میں عملی نمونہ اثر کیا کرتا ہے۔ بھلا جب خاوند رات کو اٹھ اٹھ کر دعا کرتا ہے،روتا ہے تو عورت ایک دو دن تک دیکھے گی آخر ایک دن اسے بھی خیال آوے گا اور ضرور متاثر ہوگی۔ عورت میں متاثر ہونے کا بہت مادہ ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ جب خاوند عیسائی وغیرہ ہوتے ہیں تو عورتیں ان کے ساتھ عیسائی وغیرہ ہو جاتی ہیں۔ان کی درستی کے واسطے کوئی مدرسہ بھی کفایت نہیں کر سکتا جتنا خاوند کا عملی نمونہ کفایت کرتا ہے۔خاوند کے مقابلہ میں عورت کے بھائی بہن وغیرہ کا بھی کچھ اثر اس پر نہیں ہوتا۔

خدا نے تو مرد عورت دونوں کو ایک ہی وجود فرمایا ہے۔یہ مردوں کا ظلم ہے کہ وہ اپنی عورتوں کو ایسا موقع دیتے ہیں کہ وہ ان کا نقص پکڑیں۔ان کو چاہئے کہ عورتوں کو ہرگز ایسا موقع نہ دیں کہ وہ یہ کہہ سکیں کہ تو فلاں بدی کرتا ہے بلکہ عورت ٹکریں مار مار کر تھک جاوے اور کسی بدی کا پتہ اسے مل ہی نہ سکے تو اس وقت اس کو دینداری کا خیال ہوتا ہے اور وہ دین کو سمجھتی ہے۔

مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے پس اگر وہی بد اثر قائم کرتا ہے تو کس قدر بد اثر پڑنے کی امید ہے۔مرد کو چاہئے کہ اپنے قویٰ کو بر محل اور حلال موقع پر استعمال کرے۔ مثلاً ایک قوت غضبی ہے جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے۔جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے۔

مرد کی ان تمام باتوں اور اوصاف کو عورت دیکھتی ہے۔وہ دیکھتی ہے کہ میرے خاوند میں فلاں فلاں اوصاف تقویٰ کے ہیں جیسے سخاوت، حلم، صبر۔اور جیسے اسے پرکھنے کا موقعہ ملتا ہے وہ کسی دوسرے کو نہیں مل سکتا۔اسی لئے عورت کو سارق بھی کہا ہے کیونکہ وہ اندر ہی اندر اخلاق کی چوری کرتی رہتی ہے حتیٰ کہ آخر کار ایک وقت پورا اخلاق حاصل کر لیتی ہے۔

ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ ایک دفعہ عیسائی ہوا تو عورت بھی اس کے ساتھ عیسائی ہو گئی۔شراب وغیرہ اول شروع کی پھر پردہ بھی چھوڑ دیا۔غیر لوگوں سے بھی ملنے لگی۔خاوند نے پھر اسلام کی طرف رجوع کیا تو اس نے بیوی کو کہا کہ تو بھی میرے ساتھ مسلمان ہو۔اس نے کہا کہ اب میرا مسلمان ہونا مشکل ہے۔یہ عادتیں جو شراب وغیرہ اور آزادی کی پڑ گئی ہیں یہ نہیں چھوٹ سکتیں۔

(ملفوظات جلد نمبر ۵ صفحہ ۲۰۶ تا ۲۰۸۔مطبوعہ لندن)

جو رات کی تاریکی میں نماز پڑھنے جائے گا اللہ تعالیٰ بروز قیامت اسے نور عطا کرے گا

وہ نور جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں اور دوسرے بندوں میں فرق کرنے والا ہے وہ الہام اور کشف اور محدثیت ہے نیز ایسے گہرے اور دقیق مضامین ہیں جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے خاص بندوں کے دلوں پر نازل ہوتے ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۳/ستمبر ۲۰۰۲ء)

(لندن ۱۳/ستمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الحدید کی آیت ۲۹ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے

(باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مَیں جماعت احمدیہ کی قدر اس لئے کرتا ہوں کہ یہ تشدد کے بغیر اسلام کا پرچار کرتی ہے۔ ایسا اسلام جو امن پسندی، باہمی اتحاد اور اخوت پر مبنی ہے۔

ہمارے ملک کو آپ کی روحانی اور انسانی دوستی کی مدد کی ضرورت ہے۔

جماعت احمدیہ کی خدمت بنی نوع انسان اپر خراج تحسین اور جماعت کی ترقی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار

(حکومت نائیجر (Niger) کے وزیر جناب Laurel Kader Mahamadou کا جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۲ء کے حاضرین سے خطاب)

جناب Laurel Kader Mahamadou حکومت نائیجر کے جنرل سیکرٹری اور وزیر کے عہدے پر فائز ہیں۔ آپ جناب صدر مملکت نائیجر کا جلسہ کے لئے نیک تمناؤں کا پیغام لے کر آئے۔ آپ نے فرانسیسی زبان میں خطاب کیا جس کا مفہوم ہدیہ قارئین ہے:۔

آپ نے کہا کہ یہ میرے لئے بہت ہی عزت کا مقام ہے کہ مَیں اس جلسہ میں حکومت نائیجر کی طرف سے آپ کو خطاب کر رہا ہوں۔ جناب صدر صاحب نائیجر کا حکم تھا کہ مَیں اس جلسہ میں شرکت کروں۔ میری یہاں موجودگی دراصل ہمارے اس باہمی تعاون کا نتیجہ ہے جو کہ ہمارے ملک میں آپ کی جماعت پچھلے دو سال سے کر رہی ہے۔ اسی تعاون کے باعث Naimey میں جماعت کا مشن کھلا اور وہ فوراً ہی رفاہی کاموں میں مصروف ہو گئے۔

مجھے چند ایک ممالک میں جماعت احمدیہ کی نمایاں خدمات کو دیکھنے کا شرف حاصل ہے جن میں Benin بھی شامل ہے۔ مَیں Portonovo اور Cotonou میں جماعت احمدیہ کے طبی مراکز سے بہت متاثر ہوا اور دوسرے سماجی اور رفاہ عام کے کاموں نے (جس میں غریبوں کی طبی امداد اور غذا کا مہیا کرنا شامل ہے) مجھے بہت متاثر کیا۔ ہمارا ملک بھی Humanity First سے مستفید ہو رہا ہے۔

ہماری آپ سے درخواست ہے کہ آپ یہ کام جاری رکھیں۔ ہمارے ملک کو آپ کی روحانی اور انسانی دوستی کی مدد کی ضرورت ہے۔

ذاتی طور پر مَیں جماعت احمدیہ کی قدر اس لئے کرتا ہوں کہ یہ تشدد کے بغیر اسلام کا پرچار کرتی ہے۔ ایسا اسلام جو کہ امن پسندی، باہمی اتحاد اور اخوت پر مبنی ہے۔ خلاصۃً یہ کہ حقیقی اسلام جو کہ رسول کریم ﷺ کی سنت پر مبنی ہے۔

مَیں آپ سب کو اور حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کو صدر مملکت نائیجر اور نائیجر کے ملک کی طرف سے محبت بھرا پیغام پہنچاتا ہوں اور آپ کی ترقی اور صحت کے لئے دعا گو ہوں۔

لوگ سمجھے کہ محبت نے مجھے توڑ دیا
پر مری ذات کے ہر ذرے میں تنظیم ہوئی

جب ترے نام سے منسوب کیا اپنا کلام
میرے دیوان کے ہر حرف میں ترمیم ہوئی

ہم طلسمات کو قصہ ہی سمجھتے رہتے
تجھ کو چھونے سے طلسمات کی تفہیم ہوئی

ظلم نے بڑھتے ہوئے دیکھ لئے سات فلک
اور قانون میں اک آٹھویں ترمیم ہوئی

ہائے وہ وقت کہ اک دیس ہوا تھا تقسیم
تب سے اک قوم بہت قوموں میں تقسیم ہوئی

ہاں اسی اسم سے پھر ہوتا ہے آغازِ علوم
ختم جس اسم پہ آ کر مری تعلیم ہوئی

(آصف محمود باسط)

غانا کے قومی مصالحتی کمیشن (National Reconciliation Commission) میں مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب کی نامزدگی

(رپورٹ: فہیم احمد خادم۔ مبلغ سلسلہ غانا)

غانا میں اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک مصالحتی کمیشن قائم کیا جائے۔ اگر کسی شخص نے کسی حکومتی یا انفرادی طور پر کی جانے والی بے انصافی کے خلاف آواز اٹھائی ہو تو اس کمیشن کے آگے پیش ہو۔ یہ کمیشن ملکی عوام کے درمیان مصالحت کرائے گا اور انصاف فراہم کرے گا۔ ایسے کمیشن سیرالیون، جنوبی افریقہ سمیت دنیا کے ۲۱ ممالک میں قائم ہیں۔

اس بات کی ضرورت تھی کہ ایسا کمیشن غیر جانبدار ہو، اس کے افراد معزز اور ملک بھر کے عوام کی نگاہ میں مقبول ہوں۔ محبّ وطن ہوں اور غیر جانبداری کے ساتھ بلا امتیاز رنگ و نسل، مذہب و ملت، عوام میں مصالحت کرائیں اور ملک میں اتحاد اور بھائی چارہ کی فضا پیدا کریں۔

حال ہی میں صدر مملکت غانا عزت مآب His Ex. J.A.Kufuor نے قومی مصالحاتی کمیشن کے ممبران کا اعلان کیا۔ تادم تحریر اس کمیشن نے کام شروع کر دیا ہے۔

اس کمیشن کے ممبران میں سپریم کورٹ کے سابقہ چیف جسٹس، سابق فوجی جرنیل، یونیورسٹی کے پروفیسر، سابق وائس چانسلر، ایک پیراماؤنٹ چیف، ٹریڈ یونین کانگرس (TUC) کے سابق جنرل سیکرٹری، ایک کیتھولک بشپ، WAEC، West African Examination Council کے سابقہ ڈائریکٹر اور جماعت احمدیہ غانا کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب شامل ہیں۔ محترم امیر صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے ہی یہ ممبر بننا قبول فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں، اللہ تعالیٰ اس کمیشن کو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ آمین۔

تحریک جدید کا مالی سال

تحریک جدید کا مالی سال ۳۱ر اکتوبر کو اختتام پذیر ہوتا ہے اور سال کا اختتام ہونے میں بہت تھوڑا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔

جماعت احمدیہ کی روایت ہے کہ مالی قربانی میں بھی اس کا قدم ہمیشہ آگے سے آگے بڑھتا ہے۔ تمام امراء کرام مبلغین انچارج اور نیشنل صدران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وعدہ جات / ٹارگٹ یا بجٹ کے مطابق سو فیصد وصولی کے لئے بھرپور کوشش فرماویں۔ یہ ایک الٰہی تحریک ہے کوشش کریں کہ ہر فرد جماعت خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس بابرکت تحریک میں ضرور شامل ہو۔ خواہ معمولی رقم ہی کیوں نہ ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایک نور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم چلو گے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس کے بعد حضور نے ایک حدیث کے حوالہ سے بتایا کہ جو رات کی تاریکی میں نماز پڑھنے جائے گا اللہ تعالیٰ بروز قیامت اسے نور عطا کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات بھی اس تعلق میں پڑھ کر سنائے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ وہ نور جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں اور دوسرے بندوں میں فرق کرنے والا ہے وہ الہام اور کشف اور محدثیت ہے۔ نیز ایسے گہرے اور دقیق مضامین ہیں جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے خاص بندوں کے دلوں پر نازل ہوتے ہیں۔

اسی طرح ایک اور مقام پر حضور علیہ السلام اس نور کا ذکر کرتے ہوئے جو متقیوں اور دوسروں میں فرق کرنے والا ہے، فرماتے ہیں کہ وہ نورِ الہام اور نورِ اجابتِ دعا اور نورِ کرامتِ اصطفاء ہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کی مدح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض فارسی اور عربی اشعار کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ آپ فرماتے ہیں: محمد ﷺ کی جان میں ایک عجیب نور ہے۔ محمدؐ کی کان میں ایک عجیب و غریب لعل ہے۔ دل اس وقت ظلمتوں سے پاک ہوتا ہے جب وہ محمدؐ کے دوستوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ کی زلفوں کی قسم کہ مَیں محمد ﷺ کے نورانی چہرے پر فدا ہوں۔

خطبہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات بھی پڑھ کر سنائے۔

❋❋❋.......... ❋❋.......... ❋❋

”جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو“۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

تقریر جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۲ء

ہندوستان میں احمدیت کی ترقی اور خدمات

(محمد انعام غوری ۔ ناظر اصلاح وارشاد ۔ انڈیا)

ہندوستان کو یہ فخر حاصل ہے کہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کی داغ بیل صوبہ پنجاب کے ضلع گورداسپور کے قصبہ قادیان میں ڈالی گئی۔ اس پاک بستی کو سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے ظل اور بروزِ کامل مسیحِ دوراں اور مہدی آخر الزماں کا مولد اور مسکن اور مدفن بننے کا شرف حاصل ہے اور اسی پاک بستی سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا نور پھیلنا شروع ہوا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ۱۷۶ ممالک میں اسلام احمدیت کا یہ نور پھیل چکا ہے۔

۱۹۴۷ء میں آزادی ہند کے ساتھ ہی ملک تقسیم ہوا اور آج ہندوستان کی آبادی ایک ارب سے تجاوز کر چکی ہے جس میں مختلف مذاہب کے پیروکار آباد ہیں۔ اکثریت ہندوؤں کی ہے اور مسلمانوں کی آبادی ایک اندازے کے مطابق پندرہ کروڑ کے قریب ہے۔

اس وقت ہندوستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو دو پہلوؤں سے گرانقدر خدمات کا موقع مل رہا ہے۔ ایک تو یہ کہ عام مسلمانوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرا کے انہیں پکا اور سچا مسلمان بنایا جارہا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا یہ مقصد بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ ۱۱ر مارچ ۱۹۰۶ء کو آپؑ کو الہام ہوا۔

"چو دور خسروی آغاز کردند۔ مسلماں را مسلماں باز کردند"

حضور علیہ السلام نے اس الہام کی یہ تشریح فرمائی ہے کہ:۔

" دورِ خسروی سے مراد اس عاجز کا عہد دعوت ہے۔ مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے جو مجھ کو دی گئی۔ خلاصہ معنے اس الہام کا یہ ہے کہ جب دورِ خسروی یعنی دورِ مسیحی جو خدا کے نزدیک آسمانی بادشاہت کہلاتی ہے ششم ہزار کے آخر میں شروع ہوا۔ جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں نے پیشگوئی کی تھی تو اس کا اثر یہ ہوا کہ وہ جو صرف مسلمان تھے وہ حقیقی مسلمان بننے لگے جیسا کہ اب تک چار لاکھ کے قریب بن چکے ہیں"۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۵۴۳ مطبوعہ بکڈپو قادیان دسمبر ۱۹۳۵ء)

یہ آج سے ۹۶ سال پہلے کی بات ہے اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد کروڑوں تک جا پہنچی ہے۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ غیر مسلموں میں عام مسلمانوں کے بعض غلط مروجہ عقائد و اعمال کی وجہ سے اسلام کا جو غلط تصور قائم ہو رہا ہے اس کی اصلاح کی کوشش کی جارہی ہے اور ان دلائل اور عملی نمونہ سے اسلام کی امن بخش تعلیمات سے روشناس کر کے اسلام اور مسلمانوں کے تئیں ان کی نفرت کو دور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ کیونکہ صلح اور امن و شانتی کے لئے ضروری ہے کہ ہندوستان جیسے کثیر المذاہب ملک میں مذہبی منافرت کو دور کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ مذہبی رواداری اور سماجی خدمات کے ذریعے انسانیت کی اعلیٰ اقدار قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دونوں پہلوؤں پر خاص طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ ہندوستان ۱۹۹۱ء کے بعد سے ہندوستان کی جماعتوں کو قابلِ قدر مساعی کی توفیق مل رہی ہے۔ آج کے اس بابرکت اجلاس میں وقت کی رعایت کے ساتھ ایک مختصر خاکہ پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

جہاں تک مسلمانوں کی تربیت و اصلاح کا تعلق ہے ہندوستان میں ایک پاک انقلاب نومبائعین میں پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے۔ آپ یہ معلوم کر کے حیران ہوں گے کہ قادیان میں اس وقت نومبائعین کی تعداد اس قدر بڑھ گئی ہے کہ نماز جمعہ میں مسجد اقصیٰ ناکافی ہو جاتی ہے اور دوسری جگہ ٹینٹ لگا کر انتظام کرنا پڑتا ہے جبکہ چند سال قبل جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی مسجد اقصیٰ کا صحن پورا نہیں بھر پاتا تھا۔ اور یہ سلسلہ بڑھتا جارہا ہے کیونکہ بڑی کثرت کے ساتھ نومبائعین اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کر کے قادیان کی دینی درسگاہوں میں حصول تعلیم کے لئے آرہے ہیں۔ ان درسگاہوں میں ایک تو وہ جامعہ احمدیہ ہے جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک عہد میں ہی پڑ چکی تھی۔ آجکل اس میں میٹرک کے بعد سات سالہ دینی نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ اس وقت اس جامعہ میں پونے دو سو واقفین مبلغین زیر تعلیم ہیں۔ مگر نومبائعین کی بڑھتی تعداد اور ان کی تربیت اور اصلاح کے لئے سینکڑوں مبلغین اور معلمین کی ضرورت تھی۔ جس کے پیشِ نظر ۱۹۹۱ء میں حضور انور نے ایک مختصر نصاب کے ذریعے ٹریننگ دے کر زیادہ سے زیادہ معلمین تیار کرنے کی طرف راہنمائی فرمائی تھی۔

چنانچہ ۱۹۹۲ء سے جامعۃ المبشرین کا آغاز کیا گیا اگرچہ اس کی ابتداء مسجد اقصیٰ میں ایک کلاس کے انعقاد کے ذریعے کی گئی تھی لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ بیرونی ممالک کی طرف سے حضور انور نے قادیان میں جو چار بڑے بڑے گیسٹ ہاؤسز تعمیر کروائے ہیں نہ صرف وہ چاروں زیر ٹریننگ معلمین سے پُر ہو چکے ہیں بلکہ اس کے علاوہ ایک اور کافی بڑی عمارت دو منزلہ تعمیر کروائی گئی ہے جو جامعہ کی کلاسوں کے لئے استعمال ہو رہی ہے اور حال ہی میں چار نئی بیرکس بورڈنگ کے لئے تعمیر کروائی گئی ہیں۔ دورانِ سال اس جامعۃ المبشرین میں ۸۰۰ سے زائد طلباء زیر تعلیم رہے ہیں اور اب نئے تعلیمی سال کے داخلے ہو رہے ہیں۔

پھر اس کے علاوہ یہ ضروری خیال کیا گیا کہ جن صوبوں میں کثرت سے بیعتیں ہو رہی ہیں وہیں پر ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے چنانچہ لکھنؤ میں جامعۃ المبشرین کی بلڈنگ تعمیر ہو کر ایک سال ہوا تدریس کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ اور اب بنگال میں بھی جامعۃ المبشرین کے قیام کے لئے ایک وسیع بلڈنگ ڈائمنڈ ہاربر میں خریدی جاچکی ہے۔ انشاء اللہ اس سال سے وہاں بھی تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صرف چند سال کے عرصہ میں ۱۱۳ مبلغین اور ۷۷۵ معلمین تیار ہو کر فیلڈ میں تعلیم و تربیت کی خدمت بجالا رہے ہیں۔ جبکہ عارضی معلمین اور لوکل داعیین الی اللہ کی تعداد جو سینکڑوں میں ہے اس کے علاوہ ہے۔ اور جس قدر علاقہ ان کے ذریعے کور (cover) کیا جاسکتا ہے وہاں نومبائعین کے اندر اسلام کی رمق اور چمک ظاہر ہو رہی ہے۔ وہ جو کلمہ نماز وغیرہ بنیادی ارکان اسلام سے بھی ناآشنا تھے اللہ کے فضل سے ان کی نئی نسل میں بالخصوص ایک پاک انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔

مختلف صوبوں میں تربیتی کیمپ اور ریفریشر کورسز کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ بعض صوبوں میں تو باقاعدہ دینی نصاب مقرر کر کے تیاری کروائی جاتی ہے اور پھر امتحان لے کر نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات و سندات تقسیم کی جاتی ہیں۔ چنانچہ دورانِ سال ۲۲۵ تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کروائے گئے جن کے ذریعہ پندرہ ہزار سے زائد نومبائعین کو تربیت دی گئی۔ قادیان میں عرصہ تین سال سے موسمی تعطیلات میں قریب کے صوبہ جات کے نومبائعین طلباء و طالبات کے لئے پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ اس سال ۲۲۲ طلباء اور ۸۵ طالبات نے شرکت کی۔ ان کی باقاعدہ کلاسیں لگائی گئیں۔ عملی تربیت بھی کی گئی۔ قادیان کے علمائے کرام خدام و اطفال، انصار، لجنہ و ناصرات نے ان کی تعلیم و تربیت میں بہت محنت کی اور کلاس کے اختتام پر ان سب کا امتحان لیا گیا اور تقسیم انعامات کی تقریب منعقد کر کے واپس گھروں کو بھجوایا گیا۔ نومبائعین طالبات جن کے لئے دو سال قبل دینی باتیں سیکھنا انتہائی مشکل معلوم ہوتا تھا آج ان کے اندر اس قدر دلچسپی پیدا ہو چکی ہے کہ نگران تربیتی کلاس نے بتایا کہ دینی معلومات پر مشتمل کوئز کا ایک پروگرام کروایا گیا۔ ۷۵ سوال دیئے گئے تھے لیکن اتنا سخت مقابلہ ہوا کہ دونوں ٹیمیں برابر رہیں۔ منتظمین یہ خیال ظاہر کر رہے تھے کہ اب پُرانے احمدیوں کو زیادہ اپنے بچوں کی فکر کرنے کی ضرورت ہے ورنہ بعید نہیں کہ نومبائعین کے بچے ان سے آگے نکل جائیں۔

چند سال قبل قادیان کے علاوہ پنجاب میں کوئی ایک بھی جماعت نہ تھی۔ آج اللہ کے فضل سے پنجاب کے مختلف اضلاع میں ۱۵۰ سے زائد جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اسی طرح ہماچل اور ہریانہ بھی بالکل خالی پڑا تھا آج ہماچل میں ۴۵ اور ہریانہ میں ۲۵۰ سے زائد جماعتیں قائم ہیں اور یہی حال دیگر صوبوں کا ہے۔

نومبائعین کی تربیت اور استقامت کے لئے ایک یہ طریقہ اپنایا جارہا ہے کہ صوبائی کانفرنسوں اور ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات اور جلسہ سالانہ پر ہزاروں کی تعداد میں دور و نزدیک کے نومبائعین کو شریک کرنے کی مہم چلائی جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں مولویوں کے جھوٹے پروپیگنڈے کی قلعی خود بخود کھل رہی ہے اور نومبائعین کی جماعت کے تئیں عقیدت اور فدائیت بڑھتی جارہی ہے۔

دوسری طرف یہ امر غیر احمدی مولویوں کے لئے بے چینی اور سخت پریشانی کا موجب بنا ہوا ہے۔ کیونکہ جس قدر مسلمانوں میں دینی تعلیم و تربیت عام ہو گی اسی نسبت سے ان مولویوں کی قدر و قیمت کم ہوتی جارہی ہے اور ان کا روزگار مندہ پڑتا جارہا ہے۔ اس لئے وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کہ کسی طرح احمدیت کی ترقی رُک جائے۔ چنانچہ ان کی حسرت اور عزائم ملاحظہ ہوں۔ نئی دہلی سے شائع ہونے والا ایک ہفت روزہ اخبار "نئی دنیا" جس کا دعویٰ ہے کہ یہ دنیا میں اُردو کا سب سے زیادہ پڑھا جانے والا اخبار ہے۔ اس کی ۲۲ تا ۲۸ر جون ۲۰۰۱ء کی اشاعت کے صفحہ ۱۶ پر "آپ کی آواز" کالم میں نیاز احمد چوہان مالیر کوٹلہ پنجاب کا ایک مضمون چھپا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

"یہ بات بہت افسوس کے ساتھ لکھنی پڑ رہی ہے کہ ہمارے بڑے بڑے علماء کرام کی کوششوں کے باوجود قادیانی مذہب بھارت میں روز بروز پھیلتا جارہا ہے۔ ہمارے علماءِ کرام کی کوششیں صرف جلسوں اور مسجدوں تک ہی محدود رہتی ہیں۔ جبکہ قادیانی پرچارک گاؤں گاؤں جاکر بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ پچھلے کچھ سالوں سے یہ تحریک یوپی کے آگرہ ضلع میں پھیل رہی تھی پھر یوپی، راجستھان اور ایم پی کو بھی اس نے اپنی لپیٹ میں لے لیا اور آج یہ حالت ہے کہ کرناٹک اور آندھرا پردیش کے گاؤں گاؤں قادیانی مذہب میں شامل ہو رہے ہیں۔ پنجاب میں تو خیر سے قادیانیوں کا مرکز ہی واقع ہے۔ ایک سروے رپورٹ کے مطابق اب تک پورے بھارت میں پانچ کروڑ سادہ لوح مسلمان قادیانی جال میں پھنس چکے ہیں"۔

اب اس کا حل دیکھئے کیا تجویز کر رہے ہیں۔ لکھتے ہیں:

"ہم علماء کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ جلسے اور جلوس کے ذریعہ حکومت ہند کو مجبور کر دیں کہ وہ پاکستان کی طرح بھارت میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے اور اگر حکومت نے یہ کام اپنے

ہاتھ میں نہ لیا تو پھر ہماری غیرت ہمیں سڑکوں پر نکلنے پر مجبور کردے گی"۔

بہرحال ایک طرف ان کی یہ حسرتیں ہیں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا قدم آگے ہی بڑھتا جارہا ہے۔اگرچہ اس سال کچھ بین الاقوامی اور ملکی حالات نے تبلیغی مساعی کو ضرور متاثر کیا ہے اس کے باوجود اس سال چار ہزار مقامات پر نئی بیعتیں ہوئی ہیں اور ۲۰۶ مساجد بنی بنائی جماعت کو عطا ہوئی ہیں اور ۱۱۵ امام جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔

پھر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اللہ کے فضل سے نومبائعین مالی قربانی میں بھی آگے بڑھ رہے ہیں۔چنانچہ گزشتہ مالی سال کے دوران بارہ لاکھ روپے لازمی چندہ نومبائعین سے وصول ہوا۔

جہاں تک غیر مسلموں کی اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کے ازالہ اور انہیں اسلام کی حسین تعلیمات سے روشناس کرانے کا تعلق ہے اس سلسلہ میں ہندوستان کی جماعتیں مختلف جہت سے کوششیں کررہی ہیں۔اور تمام کوششوں کا مرکزی نقطہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری لیکچر پیغامِ صلح کو بنایا گیا ہے۔

ایک طریقہ یہ اپنایا جاتا ہے کہ اجتماعی جلسوں اور کانفرنسوں مین غیر مسلموں کو مدعو کیا جاتا ہے اور پیشوایانِ مذاہب کی عزت و تکریم اور مذہبی رواداری وغیرہ موضوعات پر تقاریر کرکے ان کی غلط فہمیاں دور کی جاتی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ظاہر ہورہا ہے کہ بعض کٹر ہندو تنظیموں کے نمائندے بھی برملا یہ اعتراف کرتے ہیں کہ ہم نے تو اسلام کے بارہ میں کچھ اور ہی سُن رکھا تھا اور آج ہم اس سے بالکل مختلف خیالات سُن رہے ہیں بلکہ یہاں تک کہتے ہیں کہ ایسے پروگرام جو امن اور شانتی اور بین المذاہب یکجہتی کو فروغ دیتے ہیں بکثرت ہونے چاہئیں۔ابھی چند ماہ پیشتر ہماچل کے ضلع کانگڑہ کے ایک مقام پر ہماری صوبائی کانفرنس تھی بعض کٹر ہندو تنظیموں اور مقامی غیر احمدی مسلمانوں کی طرف سے مخالفت کی جارہی تھی مگر ہندوؤں میں سے بعض ایسے سَنت اور لیڈر تھے جو جماعت کی تعلیمات سے اور کردار سے اچھی طرح واقف تھے وہ اپنے سینکڑوں مریدوں کو لے کر کانفرنس میں آگئے او راپنی تقاریر میں برملا اعتراف کیا کہ جماعت احمدیہ کی مذہبی اور سماجی خدمات بہت قابل قدر ہیں۔

دوسرا طریقہ یہ اپنایا جاتا ہے کہ غیر مسلموں کے مذہبی پروگراموں میں شرکت کی جاتی ہے اور جہاں بھی موقع ملے یہ بتادیا جاتا ہے کہ ہم حضرت رامچندر اور حضرت کرشن کو خدا نہیں بلکہ خدا کا اوتار نبی مانتے ہیں اور بُت پرستی کے خلاف ہیں اس کے باوجود مذہبی رواداری کے جذبہ سے تمہارے پروگراموں میں شریک ہورہے ہیں تاکہ ہم ایک دوسرے کے قریب آئیں اور ایک دوسرے کے خیالات کو سنیں اور سنائیں اور نفرت کی جو دیواریں کھڑی کرلی ہیں ان کو گرائیں۔

چنانچہ صوبہ ہماچل ہی کے ایک بابا فقیر چند ہیں جن کے اڑھائی لاکھ سے زائد مُرید ہیں انہوں نے اپنے آشرم میں سکول اور کالج بھی کھول رکھا ہے۔اُن کے ہاں ابھی ماہِ جون میں ۱۰ روزہ پروگرام تھا۔اس میں انہوں نے جماعت کو نہ صرف شرکت کی دعوت دی بلکہ درخواست کی کہ ہومیو اور ایلوپیتھی طبی امداد کا کیمپ لگائیں اور روزانہ اپنا ایک عالم تقریر کے لئے بھجوائیں اور اپنا بُک سٹال بھی لگائیں اور وہاں اپنے افتتاحی پروگرام میں سرکردہ افراد کی موجودگی میں باباجی نے برملا یہ اعتراف کیا کہ جماعت احمدیہ سیوا اور انسانیت کی خدمت کے کاموں میں ہم سے بہت آگے ہے۔چنانچہ اس پروگرام سے ہم نے بھرپور فائدہ اُٹھایا۔طبی کیمپ کے ذریعے سینکڑوں مریضوں کا علاج کیا اور روزانہ تقاریر کے ذریعے اسلام احمدیت کی حسین تعلیمات کو پیش کرنے اور اسلامی لٹریچر وہاں تقسیم اور فروخت کرنے کا بھی موقع ملا۔

تیسرے، میڈیا یعنی ذرائع ابلاغ سے استفادہ کرتے ہوئے بھی اسلام احمدیت کی تبلیغ و اشاعت اور غلط فہمیوں کے ازالہ کی توفیق مل رہی ہے۔ چنانچہ دورانِ سال TV پر ۴۲ پروگرام مختصر اور تفصیلی خبروں اور ڈوکومنٹری وغیرہ کے ٹیلی کاسٹ ہوئے جن پر قریباً آٹھ گھنٹے وقت ملا۔۴۵ اخبارات میں ۵۹۵ خبریں اور مضامین شائع ہوئے جن میں سے کئی تفصیلی خبریں تصاویر کے ساتھ شائع ہوئیں۔اس طرح کروڑوں افراد تک پیغام پہنچا۔

اسی طرح حضور انور نے ۱/۱۰ آبادی تک پیغام حق پہنچا کر اتمام حجت کی جو ہدایت فرمائی ہے اس کے تحت بھی کام ہورہا ہے۔اس جہت سے صوبہ کیرالہ کی جماعتوں کی مساعی خاص طور پر قابلِ ذکر ہے جہاں کیرالہ کی سوا تین کروڑ آبادی کے دسویں حصہ یعنی ۳۰ لاکھ ۲۵ ہزار افراد تک پیغام حق پہنچانے کے لئے لاکھوں کی تعداد میں فولڈر اور پمفلٹس شائع کئے گئے اور کیرالہ کی ۴۸ جماعتوں کو ۵ حلقوں پر تقسیم کرکے منظم طریق پر ۵,۸۶,۶۵۶ گھروں میں جماعت کا لٹریچر پہنچایا گیا۔اس طرح کیرالہ کے خدام انصار اور لجنات کو عملاً ۲۳ لاکھ ۳۳ ہزار دو سو اسّی افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔

پھر جماعت کو دکھی انسانیت کی خدمت کرنے اور مختلف ارضی و سماوی آفات اور فرقہ وارانہ فسادات سے متاثر ہونے والے معصوم اور مظلوم انسانوں کو بلا لحاظ مذہب و ملت ریلیف پہنچانے کی توفیق بھی مل رہی ہے۔اس کی بڑی لمبی تفصیل ہے مختصر یہ کہ

۱۹۹۲ء میں پنجاب میں سیلاب آیا۔ قادیان اور اردگرد کے غیر مسلموں تک گاؤں گاؤں جاکر اجناس تقسیم کی گئیں۔ سات لاکھ روپے سے زائد اس کارِ خیر میں خرچ کئے گئے۔

مہاراشٹر کے علاقہ عثمان آباد اور لاتور میں سخت زلزلہ آیا۔ جماعت کی طرف سے وزیراعظم ہند کی خدمت میں دو لاکھ روپے کا عطیہ پیش کیا گیا اور مختلف جماعتوں کی طرف سے ریلیف کا سامان اور طبی امداد پہنچائی گئی۔

۱۹۹۹ء میں صوبہ اڑیسہ میں بھیانک طوفان نے تباہی مچائی حضور انور کی ہدایت پر فوری ریلیف کا انتظام کیا گیا۔ ۲۸ لاکھ روپے سے زائد اس ریلیف میں خرچ کئے گئے۔

بنگال و آسام کے سیلاب سے متاثرین میں ۲۶,۳۱,۳۰۰ روپے کی ریلیف پہنچائی گئی۔

آندھرا کے ساحلی علاقوں میں بھیانک طوفان کے موقع پر تین لاکھ روپے کی امداد تقسیم کی گئی۔

گزشتہ سال ہماچل میں سیلاب آیا اس موقع پر دو لاکھ روپے چیف منسٹر صاحب ہماچل کی خدمت میں پیش کئے گئے۔

۲۶ر جنوری ۲۰۰۱ء کو گجرات میں جو خوفناک زلزلہ آیا اس سے کئی علاقے زیروزبر ہوئے۔فوری طور پر حضور انور کی خصوصی ہدایات کے تحت قادیان اور راجستھان اور مہاراشٹرا کی جماعتوں سے ٹیمیں ریلیف کا سامان لے کر پہنچیں۔ Humanity First U.K. کے ڈائریکٹر مکرم ابرہیم نونن صاحب اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ لنڈن سے گجرات پہنچے Humanity First U.K. کی طرف سے لنگر جاری کیا گیا۔ ۲۹ ہزار لوگوں نے اس سے استفادہ کیا اور اسی ادارے کی طرف سے ۳۰۰ Tent بنوا کر دیئے گئے۔

جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے چیف منسٹر گجرات کی خدمت میں ڈیڑھ لاکھ روپے کا چیک پیش کیا گیا۔ لیکن زیادہ تر کوشش یہ کی گئی کہ گھر گھر پہنچ کر سامانِ راحت تقسیم کیا جائے اور طبی امداد دی جائے۔چنانچہ مجموعی طور پر ۵۶ گاؤں میں ریلیف کا سامان تقسیم کیا گیا اور ۳۵۰۵ فیملیز کے ۲۰ ہزار افراد کو ریلیف پہنچائی گئی۔ میڈیکل کیمپ سے ۲۹ ہزار مریضوں نے استفادہ کیا۔اس ریلیف میں ۸,۲۸,۵۰۰ روپے خرچ ہوئے۔

پھر بد قسمتی سے ہندوستان میں جو بعض دفعہ فرقہ وارانہ فسادات بھڑک اُٹھتے ہیں اُن میں کئی سہاگ اُجڑ جاتے اور کتنے ہی بچے یتیم اور بے سہارا ہوجاتے ہیں۔ایسے مواقع پر بھی جماعت کو خدمات کی توفیق ملتی ہے۔چنانچہ:۔

۱۹۸۹ء میں سلمان رشدی کی کتاب کے خلاف بمبئی میں جو جلوس نکالے گئے اس میں تشدد بھڑک اُٹھا اور کئی مسلمان شہید ہوئے۔ اگرچہ وہ احمدی نہیں تھے لیکن اُن کے پسماندگان کو فوری امداد پہنچائی گئی اور چند بے سہارا بیواؤں کو آج تک جماعت کی طرف سے وظیفے دیئے جارہے ہیں۔

اُسی سال صوبہ بہار میں فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑے اس موقعہ پر بھی متاثرین کو نہ صرف امداد پہنچائی گئی بلکہ بے گھر لوگوں کو حسبِ توفیق مکان بنا کر دیئے گئے مسلمانوں کے لئے بھی ہندوؤں کے لئے بھی۔ایک بستی کا نام کرشن نگر اور دوسری کا طاہر نگر رکھا گیا۔

۶ر دسمبر ۹۲ء کو بابری مسجد کے شہید ہونے پر ملک گیر فسادات ہوئے اس میں بھی بمبئی شہر کے باشندے ہندو اور مسلمان دونوں ہی تباہی سے دوچار ہوئے۔اس موقعہ پر بھی بلا تفریق مذہب و ملت لاکھوں روپے کی ریلیف پہنچائی گئی۔اس موقعہ پر ہندی اخبار "سامنا" نے ۳۰ر مارچ ۱۹۹۳ء کی اشاعت میں لکھا۔

"احمدیہ قوم ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بڑھتی ہوئی دوری کو کم کرنے کے لئے پل کا کام کررہی ہے"۔

اسی طرح ڈاکٹر عثمان غنی صاحب Head of The department of Islamic History & Culture Kolkata University بڑے زور دار الفاظ میں دانشمندوں میں یہ اظہار کررہے ہیں کہ:۔

"حقیقی اسلام احمدیت ہی پیش کررہی ہے اور بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت اگر کوئی جماعت کررہی ہے تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ کررہی ہے اور اس بات کا میں خود گواہ ہوں"۔

۱۹۹۱ء میں صوبہ اُڑیسہ فساد کی لپیٹ میں آیا تھا جماعت احمدیہ کو اس موقعہ پر چار لاکھ روپے خرچ کرنے کی توفیق ملی جس میں مسلمانوں کے علاوہ پچاس ہندو بھائیوں کی امداد کی گئی۔ نیز دو لاکھ روپے وزیراعظم صاحب ہندوستان کی خدمت میں ریلیف کے لئے پیش کئے گئے۔

جناب سردار گیانی ذیل سنگھ صاحب سابق صدر جمہوریہ ہند نے صد سالہ جشنِ تشکر کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کے بارے میں ان الفاظ میں اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا تھا:۔

"میں ایک لمبے عرصے سے جماعت احمدیہ کو جانتا ہوں اور مجھے متعدد دفعہ اُن کے مقدس مرکز قادیان کی زیارت کا موقعہ ملا ہے۔یہ اقلیتی جماعت اپنے امن پسند اُصولوں اور قانون کا احترام اور باہمی تعاون اور رواداری کے طریقہ کار کے باعث نہ صرف انتہائی مشکل اور نامساعد حالات میں زندہ رہی بلکہ اس جماعت نے اپنے اچھے اثرات پیدا کرتے ہوئے اپنے علاقہ میں ایک عزت اور احترام کا مقام حاصل کرلیا ہے۔ جماعت احمدیہ تمام مذہبی پیشواؤں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔انہوں نے محبت اور خدمتِ خلق کے جذبہ سے سب لوگوں کے دلوں کو جیتا ہے۔ میں دل سے اس جماعت کی ترقی کا متمنی ہوں"۔

آخر پر یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو اس سلسلے میں ابھی بہت کچھ کرنا ہے اور قادیان دارالامان کا نام ساری دنیا میں روشن کرنا ہے۔کیونکہ جو ٹارگٹ ہمارے سامنے ہے وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ خُدائی بشارت ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ:

"ایک دن آنے والا ہے جو قادیان، سورج کی طرح چمک کر دکھلاوے گی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے"۔

(دافع البلاء۔روحانی خزائن جلد۱۸،صفحہ ۲۳۱)

احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم مقصد کو اپنی زندگیوں میں حاصل کرلینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔وآخرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن.

خطبہ جمعہ

مومن اس حسن سے شناخت کیا جاتا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں نور ہے

سامنے کا نور ان کے لئے عزم والی طرف کو روشن کر رہا ہوگا اور دائیں طرف والا نور باقی اطراف کو

(مومنوں کے لئے ان کا نور ان کے آگے اور دائیں طرف تیزی سے چلنے سے مراد)

(آیات قرآنیہ ، احادیث نبوی،علماء کی تفاسیر اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۳۰/اگست ۲۰۰۲ء بمطابق ۳۰ ظہور ۱۳۸۱ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا . ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾-

(سورة الحديد)

جس دن تو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھے گا کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں طرف تیزی سے چل رہا ہے۔ تمہیں آج کے دن مبارک ہوں ایسی جنتیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

بخاری کتاب المناقب میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک تاریک رات کو دو شخص آنحضور ﷺ کے پاس سے نکل کر اپنے گھروں کو روانہ ہوئے تو ایک نور ان دونوں کے آگے آگے چل رہا تھا یہاں تک کہ وہ دونوں الگ الگ ہو گئے۔ چنانچہ جب وہ الگ ہوئے تو وہ نور بھی ان کے ساتھ دو حصوں میں ہو گیا۔

اس روایت کے آخر میں ہے کہ یہ اشخاص اُسید بن حضیرؓ اور عبّاد بن بشرؓ تھے۔

(بخاری کتاب مناقب الانصار .باب منقبة اسيد بن حضير وعباد بن بشر رضی الله عنهما)

علامہ فخر الدین رازی سورۃ الحدید کی آیت ﴿يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ......﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اس آیت میں ﴿يَوْمَ﴾ سے مراد روز حساب ہے۔

اس آیت نور کے بارہ میں کئی آراء ہیں۔ پہلی یہ کہ اس سے مراد نفسِ نور ہے جیسا کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر ثواب یافتہ کو اس کے عمل اور ثواب کے موافق نور حاصل ہوگا۔ اور ثواب کے کم و بیش ہونے کی صورت میں انوار کے درجات بھی مختلف ہونگے۔ کچھ تو وہ ہونگے جنہیں عدن سے صفاء تک روشن کرنے والا نور میسر ہوگا۔ اور کچھ وہ ہونگے جن کو پہاڑ کے برابر نور ملے گا۔ بعض کا نور صرف قدموں میں روشنی دینے تک محدود ہوگا۔ ان میں سے سب سے کم تر نور وہ ہوگا جس کا نور اس کے انگوٹھے پر چلتا بجھتا رہے گا۔ (رازی)۔ ('انگوٹھے پر جلتا بجھتا رہے گا' کی سمجھ نہیں آئی۔ یہ تشریح طلب بات ہے)۔

علامہ شہاب الدین آلوسی سورۃ الحدید کی آیت کریمہ نمبر ۱۳ کے تحت ﴿يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے لئے نور دو اطراف سے ظہور پذیر ہوگا۔ سامنے اور دائیں طرف سے۔ اور یہ دو اطراف بطور خاص اس لئے ذکر کی گئی ہیں کیونکہ سعادتمندوں کو ان کے نامہ ہائے اعمال انہی دو اطراف سے پیش کئے جائیں گے۔ اس کے برعکس بدبختوں کو ان کے نامہ ہائے اعمال بائیں طرف سے اور عقب سے پیش کئے جائیں گے۔ اور عام مفہوم میں نور کی دو قسمیں ہیں سامنے کا نور جو ان کے لئے عزم والی طرف کو روشن کر رہا ہوگا اور دائیں طرف والا نور باقی اطراف کو روشن کر رہا ہوگا۔ جمہور کے نزدیک اصل نور تو دائیں طرف کا نور ہے اور جو سامنے نور ہوگا وہ اسی نور کا انتشار ہے۔ اس سلسلہ میں ابن ابی حاتم اور مستدرک الحاکم میں ایک روایت ہے کہ عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوذرؓ اور ابودرداءؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ مَیں پہلا شخص ہوں گا جسے قیامت کے دن سجدہ کی اجازت ہو گی اور مَیں ہی پہلا شخص ہوں گا جسے اپنا سر سجدے سے اٹھانے کی اجازت دی جائے گی اور مَیں اپنے سامنے دیکھوں گا اور اپنے پیچھے دیکھوں گا اور اپنے دائیں طرف دیکھوں گا اور اپنے بائیں طرف دیکھوں گا تو مَیں اپنی اُمّت کو تمام اُمتوں کے درمیان پہچان لوں گا۔ اس پر کہا گیا: یارسول اللہ! آپ اپنی امت کو حضرت نوحؑ سے لے کر اب تک کی تمام امتوں سے کیسے پہچانیں گے۔ آپؐ نے فرمایا ان کے چہرے وضو کے اثر سے چمک رہے ہونگے اور یہ علامت ان کے علاوہ اور کسی میں نہیں ہو گی۔ اور مَیں ان کو پہچانوں گا کہ ان کے نامۂ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں ہونگے۔ اور مَیں ان کے چہروں پر سجدہ کے آثار کی وجہ سے ان کو پہچان لوں گا۔ اور مَیں ان کو پہچان لوں گا ان کے اس نور کی وجہ سے جو ان کے دائیں بائیں اور ان کے آگے دوڑ رہا ہوگا۔ علّامہ آلوسی اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ظاہر ہے کہ یہ خوشخبری نور کو اس اُمت کے مومنین کے ساتھ مختص کرتی ہے۔ (روح المعانی)

الحمدللہ ، الحمدللہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں سے گزشتہ سال پڑھ کر فارغ ہونے والے ۸۰ فی صد سٹوڈنٹس کو اللہ تعالیٰ نے بہترین ملازمت سے نوازا ہے اور بہت سی کمپنیاں اب خود ڈیمانڈ کر رہی ہیں کہ ہمیں آپ کے پاس پڑھے ہوئے اور لوگوں کی ضرورت ہے

نئے کورس کے لئے داخلے جاری ہیں

E-mail: Khalid@t-online.de

MICROSOFT PROFESSIONAL IT TRAINING CENTRE

EHRHARTSTR.4 30455 HANNOVER, GERMANY.

Tel :00 (49) + 511 - 40 43 75 Fax:00 (49) + 511 - 48 18 735

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عشق مجازی تو ایک منحوس عشق ہے کہ ایک طرف پیدا ہوتا اور ایک طرف مر جاتا ہے۔ اور نیز اس کی بناء اُس حُسن پر ہے جو قابل زوال ہے۔ اور نیز اس حسن کے اثر کے نیچے آنے والے بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیا حیرت انگیز نظارہ ہے کہ وہ حسن روحانی جو حسن معاملہ اور صدق و صفا اور محبت الٰہیہ کی تجلّی کے بعد انسان میں پیدا ہوتا ہے اس میں ایک عالمگیر کشش پائی جاتی ہے۔ وہ مستعد دلوں کو اس طرح اپنی طرف کھینچ لیتا ہے کہ جیسے شہد چیونٹیوں کو۔ اور نہ صرف انسان بلکہ عالم کا ذرّہ ذرّہ اس کی کشش سے متاثر ہوتا ہے۔ صادق المحبت انسان جو سچّی محبت خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے، وہ وہ یوسف ہے جس کے لئے ذرّہ ذرّہ اس عالم کا زلیخا صفت ہے۔ اور ابھی حسن اس کا اس عالم میں ظاہر نہیں کیونکہ یہ عالم اس کی برداشت نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ اپنی پاک کتاب میں جو فرقان مجید ہے، فرماتا ہے کہ مومنوں کا نُور اُن کے چہروں پر دوڑتا ہے۔ اور مومن اس حسن سے شناخت کیا جاتا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں نُور ہے۔

اور مجھے ایک دفعہ عالمِ کشف میں پنجابی زبان میں اسی علامت کے بارے میں یہ موزون فقرہ سنایا گیا: "عِشق الٰہی وَسّے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی"۔ مومن کا نُور جس کا قرآن شریف میں ذکر کیا گیا ہے، وہ وہی روحانی حسن و جمال ہے جو مومن کو وجود رُوحانی کے مرتبہ ششم پر کامل طور پر عطا کیا جاتا ہے۔ جسمانی حسن کا ایک شخص یا دو شخص خریدار ہوتے ہیں مگر یہ عجیب حسن ہے جس کے خریدار کروڑہا روحیں ہو جاتی ہیں۔"

(براہین احمدیہ۔ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱۔ صفحہ ۲۲۳۔۲۲۴)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

"اے معرفتِ الٰہی کے طالب! اس کی شریعت کا دامن پکڑ لے اور اس پیشوا کے مقابلے میں ہر پیشوا کو چھوڑ دے۔ وہ لوگوں کے دلوں کو ہر تاریکی سے پاک کر دیتا ہے اور جو بھی اس کے پاس صدق سے آئے تو اسے (اس کی) ہدایت منور کر دیتی ہے۔ کیا تُو ایسے لوگوں کو جانتا ہے جو ان جیسے مُردہ تھے جو مُردوں کی طرح سوئے ہوئے تھے اور بہت جاہل اور جھگڑالو تھے۔ سو اس نبی نے ان کو بیدار کر دیا تو وہ نُور دینے والے اور علم و ہدایت میں قابلِ رشک ہو گئے۔ اور وہ آگے اس کی طرف جبکہ ایک نُور ان کو پیچھے سے چلا رہا تھا اور ایک راہنمائی کرنے والا نُور ان کے آگے آگے تھا۔ پس وہ اللہ کے فضل سے اپنے زمانے کی مخلوق پر علم و ایمان اور نور و ہدایت میں سبقت لے گئے۔ یہ سب کچھ اس کے نُور کی برکت سے تھا جو کہ احمد ﷺ ہیں۔ میری روح اے محمدؐ! آپ پر ہمیشہ قربان ہے"۔ (کرامات الصادقین)

مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم لکھتے ہیں:

"اسلام میں داخل ہونے کے بعد مجھے سب سے پہلے ملکانہ (یو۔پی) میں جانا پڑا۔ وہاں پر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی صداقت میں بے شمار معجزات اور نشانات دکھائے۔ چنانچہ ایک دن کا واقعہ ہے کہ ہمارا ایک وفد فرخ آباد سے نگریا جواہر جا رہا تھا کیونکہ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ یہ گاؤں مرتد ہو رہا ہے۔ ہاں پر جاکر معلوم ہوا کہ وہاں کے تمام مسلمان مرتد ہو گئے ہیں اور گاؤں والوں نے ہم سے کہا کہ آپ لوگ یہاں سے نکل جائیں ورنہ آپ کو جبراً نکال دیا جائے گا۔ چنانچہ ہم وہاں سے رات کے گیارہ بجے کے قریب نکلے۔ راستہ دریائے گنگا کے کنارے کنارے تھا۔ ایک مقام پر جب ہم آئے تو وہاں راستہ نہایت ہی خطرناک تھا۔ رات اندھیری تھی جس کی وجہ سے راستہ کی تلاش میں کافی دقّت ہوتی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ چوہدری وزیر محمد صاحب آگے آگے جا کر کھڑے ہو کر آواز دیتے تھے کہ آجاؤ راستہ ٹھیک ہے تو ہم سب آگے چل دیتے تھے۔ ایک مقام پر جب ہم آئے تو وہ راستہ نہایت خطرناک تھا۔ کیونکہ وہاں پر ایک نالہ گنگا میں آکر گرتا تھا جس کی وجہ سے خطرہ تھا کہ کہیں ہم میں سے کوئی دریا میں نہ گر جائے۔ اسی اثناء میں دریائے گنگا سے ایک چراغ نمودار ہوا جو کہ بڑھتے بڑھتے اونچے منارے کے برابر ہو گیا اور وہ بالکل ہمارے قریب آگیا۔ جس کی وجہ سے ہم نے وہ خطرناک راستہ آسانی کے ساتھ طے کر لیا۔ مَیں چونکہ نیا نیا مسلمان ہوا تھا اس لئے مَیں ڈر گیا کہ شاید کوئی بھوت چڑیل نہ ہو۔ مَیں ڈر کر میاں محمد یامین صاحب مرحوم کتب فروش کے ساتھ چمٹ گیا۔ میری گھبراہٹ کو دیکھ کر آپ نے کہا: "میاں فکر نہ کرو یہ خدائی آگ ہے جو کہ تمہاری راہنمائی کے لئے خدا تعالیٰ نے بھیجی ہے"۔ یہ پہلا نشان تھا کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے صداقت اسلام کا دکھایا"۔

("برہان ہدایت" مؤلفہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر (مرحوم) صفحہ ۲۵۲۔۲۵۳۔ مطبوعہ جنوری ۱۹۶۷ء)

❀❀❀..........❀❀❀..........❀❀❀

سنہری موقع

ربوہ کی حدود کے اندر چار عدد شاندار کارنر رہائشی پلاٹس برائے فروخت ہیں۔

☆......دو عدد پلاٹس رقبہ دس مرلہ فی پلاٹ + ☆......ایک عدد پلاٹ رقبہ ۱۴ مرلہ۔

یہ تینوں ملحقہ کارنر پلاٹس محلہ دارالعلوم شرقی میں واقع ہیں۔

☆......ایک عدد پلاٹ رقبہ ایک کنال۔ بیس فٹ چوڑی سٹریٹ کے کارنر پر محلّہ دارالعلوم کے جنوبی حصہ میں ہے

چاروں پلاٹس پکی چار دیواری سے آراستہ ہیں اور نہایت موزوں قیمت پر دستیاب ہیں۔

خواہشمند حضرات جرمنی میں درج ذیل فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

Tel: 06105 455281 + Mobile: 01704701424 : (نصیر احمد)

اور یو کے میں ڈاکٹر شریف احمد سے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے:

0208 874 7728

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام

الرّحیم جیولرز حیدری
اور
الرّحیم نیو جیولرز حیدری

اور اب

الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ

فون 5874164 - 664-0231

عورت اور مرد کے تعلقات کے بارہ میں
اسلامی تعلیم کی فضیلت

(حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی الله تعالیٰ عنه)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"عورت مرد کے تعلقات کا مضمون ایک وسیع مضمون ہے۔ مَیں اس وقت کثرتِ ازدواج، حقوق نسواں، ایک دوسرے کے معاملہ میں مرد وعورت کی ذمہ داریاں، مہر اور طلاق وغیرہ کے مسائل کو نہیں لوں گا کہ یہ مسائل زیادہ لمبے اور باریک ہیں۔ مَیں صرف اس چھوٹی سے چھوٹی بات کو لوں گا جس کی وجہ سے مرد عورت آپس میں ایک جگہ رہنے لگ جاتے ہیں اور بتاؤں گا کہ اس تعلق کو بھی اسلام نے کس قدر مکمل طور پر بیان کیا ہے اور اسے کتنا لطیف اور خوبصورت مضمون بنادیا ہے۔

اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کی تعلیمات

دوسرے مذاہب کی مقدس کتب کو جب ہم دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ابتدائی مسئلہ کے متعلق بھی خاموش ہیں۔ مثلاً انجیل کو لیں تو اس میں عورت اور مرد کے تعلق کے متعلق لکھا ہے:

"شاگردوں نے اس سے کہا کہ اگر مرد کا بیوی کے ساتھ ایسا ہی حال ہے تو بیاہ کرنا ہی اچھا نہیں۔ اس نے اُن سے کہا کہ سب اس بات کو قبول نہیں کر سکتے مگر وہی جنہیں یہ قدرت دی گئی ہے۔ کیونکہ بعض خوجے ایسے ہیں جو ماں کے پیٹ ہی سے ایسے پیدا ہوئے اور بعض خوجے ایسے ہیں جنہیں آدمیوں نے خوجہ بنایا۔ اور بعض خوجے ایسے ہیں جنہوں نے آسمان کی بادشاہت کے لئے اپنے آپ کو خوجہ بنایا۔ جو قبول کر سکتا ہے وہ قبول کرے"۔ (متی باب ۱۹ آیت ۱۰ تا ۱۲۔ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

گویا حضرت مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ مرد عورت کا تعلق ادنیٰ درجہ کے لوگوں کا کام ہے۔ اگر کوئی اعلیٰ درجہ کا انسان بننا چاہے اور آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا چاہے تو اسے چاہئے کہ خوجہ بن جائے۔ مطلب یہ کہ اصل نیکی شادی نہ کرنے میں ہے۔ ہاں جو برداشت نہ کر سکے وہ شادی کرلے۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
☆ ریلوے روڈ: 0092 4524 214750
☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515
SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

اسی طرح ۱۔ کرنتھیوں باب ۷ میں لکھا ہے:

"مرد کے لئے اچھا ہے کہ وہ عورت کو نہ چھوئے لیکن حرام کاریوں کے اندیشے سے ہر مرد اپنی بیوی اور ہر عورت اپنا شوہر رکھے"۔ (کرنتھیوں ۱۔باب ۷ آیت ۲،۲۔برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

"مَیں بے بیاہیوں اور بیوہ عورتوں کے حق میں یہ کہتا ہوں کہ ان کے لئے ایسا ہی رہنا اچھا ہے جیسا مَیں ہوں لیکن اگر ضبط نہ کر سکیں تو بیاہ کرلیں"۔ (کرنتھیوں ۱۔باب ۷ آیت ۲،۲۔برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

گویا عورت مرد بن بیاہے رہیں تو پسندیدہ بات ہے۔

یہود میں یوں تو نہیں لکھا لیکن مرد اور عورت کے تعلقات کے متعلق کوئی صاف حکم بھی نہیں۔ تورات میں صرف یہ لکھا ہے کہ:

"خداوند نے آدم پر بھاری نیند بھیج کہ وہ سو گیا۔ اور اس نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکالی اور اس کے بدلے گوشت بھر دیا۔ اور خداوند خدا اس پسلی سے جو اس نے آدم سے نکالی تھی ایک عورت بنا کر آدم کے پاس لایا اور آدم نے کہا کہ اب یہ میری ہڈیوں میں سے ایک ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے۔ اس سبب سے وہ ناری کہلائے گی کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی۔ اس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑے گا اور اپنی جورو سے ملا رہے گا اور وہ ایک تن ہونگے"۔ (پیدائش باب ۲ آیت ۲۱ تا ۲۴۔برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

ان الفاظ میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ عورت چونکہ مرد کی پسلی سے پیدا ہوئی ہے اس وجہ سے وہ اس سے مل کر ایک بدن ہو جائے گا اور مرد کو طبعاً عورت کی طرف رغبت رہے گی۔ یہ کہ ان کا مل کر رہنا اچھا ہوگا یا نہیں اس کے متعلق کچھ نہیں بتایا گیا۔ صرف فطری تعلق کو لیا گیا ہے۔

ہندو مذہب نے شادی کی ضرورت پر کچھ نہیں لکھا۔ صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ شادی ان کے دیوتا بھی کرتے تھے پھر بندے کیوں نہ کریں۔ مگر ساتھ ہی بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ نجات کا اصل ذریعہ یہ ہے کہ انسان سب دنیا سے الگ ہو کر عبادت کرے۔ منوجی نے جن کی تعلیم ہندو مانتے ہیں یہ بھی بتایا ہے کہ پچیس سال تک کنوارا رہنا چاہئے پھر پچیس سال تک شادی شدہ رہے۔ لیکن وید اس بارہ میں بالکل خاموش ہیں جو ہندوؤں کی اصل مقدس کتاب ہے۔ شادی کی ضرورت، اس کی حقیقت اور اس کے نظام وغیرہ کے متعلق منو وغیرہ بھی خاموش ہیں۔

بدھ مذہب نے شادی نہ کرنے کو افضل قرار دیا ہے کیونکہ پاکیزہ اور اعلیٰ خادمانِ مذہب کے لئے شادی کو منع کیا ہے۔ خواہ عورت ہو خواہ مرد۔ یہی **جین مذہب** کی تعلیم ہے۔

اب اسلام کو دیکھو تو معلوم ہوتا ہے کہ اس تعلق کو اس نے کس طرح نہایت اعلیٰ مسئلہ بنادیا ہے اور اسے دین کا جزو اور روحانی ترقی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

اسلام شادی کو ضروری قرار دیتا ہے

اس بارہ میں پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا مرد اور عورت کا تعلق ہونا چاہئے اور کیا انہیں اکٹھے زندگی بسر کرنی چاہئے؟

قرآن کریم اس کے متعلق کہتا ہے کہ شادی ضروری ہے۔ نہ صرف یہ کہ ضروری ہے بلکہ جو بیوہ ہوں ان کی بھی شادی کردینی چاہئے اور شادی کرنے کی دلیل یہ دیتا ہے کہ ﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا﴾ (النساء:۲) یعنی اے انسانو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی قسم کا جوڑا بنایا۔

اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسانیت ایک جوہر ہے۔ یہ کہنا کہ انسانیت مرد ہے یا یہ کہنا کہ انسانیت عورت ہے، غلط ہے۔ انسانیت ایک علیحدہ چیز ہے۔ وہ نفس واحدہ ہے اس کے دو ٹکڑے کئے گئے ہیں۔ آدھے کا نام مرد ہے اور آدھے کا نام عورت۔ جب یہ دونوں ایک ہی چیز کے دو ٹکڑے ہیں تو جب تک یہ دونوں نہ ملیں گے اس وقت تک وہ چیز مکمل نہیں ہوگی۔ وہ تبھی کامل ہوگی جب اس کے دونوں ٹکڑے جوڑ دئے جائیں گے۔

یہ اسلام نے عورت اور مرد کے تعلق کا اصل الاصول بتایا ہے کہ مرد اور عورت علیحدہ علیحدہ انسانیت کے جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اگر انسانیت کو مکمل کرنا چاہتے ہو تو ان دونوں ٹکڑوں کو ملانا پڑے گا ورنہ انسانیت مکمل نہ ہوگی اور جب انسانیت مکمل نہ ہوگی تو انسان کمال حاصل نہ کر سکے گا۔

حوّا کی پیدائش آدم علیہ السلام کی پسلی سے نہیں ہوئی

اس آیت پر لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ حوّا آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا ہوئی تھی جیسا کہ بائبل میں ہے۔ لیکن یہ درست نہیں کیونکہ اول تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ﴿وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ (الذاریت:۵۰)۔ یعنی ہم نے ہر چیز کا جوڑا بنایا ہے تو کیا انسان کا جوڑا بنانا نعوذ باللہ اسے یاد نہ رہا تھا کہ آدم کی پسلی سے حوّا کو نکالا گیا؟ قرآن تو کہتا ہے کہ خواہ خیالات ہوں، عقلیات ہوں، احساسات ہوں، ارادے ہوں ان کے بھی جوڑے ہوتے ہیں۔ کوئی ارادہ، کوئی احساس، کوئی جذبہ مکمل نہیں ہو سکتا جب تک دو مقابل کے ارادے اور مقابل کے احساسات اور دو مقابل کے جذبات نہ ملیں۔ اسی طرح کوئی جسم مکمل نہیں ہو سکتا جب تک دو جسم نہ ملیں۔ کوئی حیوان مکمل نہیں ہو سکتا جب تک دو حیوان نہ ملیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ہر چیز کے جوڑے بنائے گئے ہیں تو کون تسلیم کرے گا کہ پہلے آدم کو بنایا گیا اور پھر اسے اداس دیکھ کر اس کی پسلی سے حوّا کو بنایا۔ قرآن تو کہتا ہے کہ ہر چیز کے جوڑے ہیں اس لئے جب خدا نے پہلا ذرہ بنایا تو اس کا بھی جوڑا بنایا۔ پھر خود انسان کے متعلق آتا ہے ﴿وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا﴾ (النبا:۹)۔ ہم نے تم سب لوگوں کو جوڑا جوڑا بنایا ہے۔ پھر آدم کس طرح اکیلا پیدا ہوا۔ اس کا جوڑا کہاں تھا؟

دوسرے یہی الفاظ کہ ﴿خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا﴾ (النحل:۷۳)۔ کہ اے بنی نوع انسان! اللہ نے تمہارے نفسوں سے ہی تمہاری بیویاں پیدا کی ہیں۔ اب کیا ہر ایک بیوی اپنے خاوند کی پسلی سے پیدا ہوتی ہے؟ اگر نہیں تو پہلی آیت کے بھی یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ انسان کا جوڑا اس میں سے پیدا کیا گیا۔

اسی طرح سورۃ شوریٰ رکوع ۲ میں آتا ہے ﴿جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ مِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا﴾ (الشوریٰ:۱۲)۔ تمہارے نفسوں سے تمہارا جوڑا اور چوپایوں میں سے ان کا جوڑا بنایا گیا۔ اگر حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے حوّا پیدا کی گئی تھی تو چاہئے تھا کہ پہلے گھوڑا پیدا ہوتا اور پھر اس کی پسلی سے گھوڑی بنائی جاتی۔ اسی طرح جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو فرشتہ آتا اور اس کی پسلی کی ایک ہڈی نکال کر اس کی لڑکی بنا دیتا۔ مگر کیا کسی نے کبھی ایسا دیکھا ہے؟

تیسرے خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ﴿هُوَالَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا﴾ (الاعراف:۱۹۰)۔ وہ خدا ہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا ﴿وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا﴾ اور اس کا جوڑا بنایا ﴿لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا﴾ تاکہ وہ اس سے تعلق پیدا کر کے تسکین حاصل کرے۔

وہ لوگ جو کہا کرتے ہیں کہ انسان کا جوڑا پسلی سے بنایا گیا ہے وہ بھی صرف یہی کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے حوّا کو بنایا گیا۔ یہ کوئی نہیں کہتا کہ حوّا کی پسلی سے آدم علیہ السلام کو بنایا گیا۔ لیکن اس آیت کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مرد کی پسلی سے عورت نہیں بنی بلکہ عورت کی پسلی سے مرد بنا ہے کیونکہ اس میں ﴿زَوْجَهَا﴾ کی ضمیر ﴿نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾ کی طرف جاتی ہے جو مؤنث ہے۔ اسی طرح ﴿مِنْهَا﴾ میں بھی ضمیر مؤنث استعمال کی گئی ہے۔ اس کے بعد یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نفس واحدہ سے اس کا زوج بنایا اور زوج کے لئے ﴿لِيَسْكُنَ﴾ میں مذکر کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زوج نر تھا جو ایک مادہ سے پیدا ہوا۔ پس ان معنوں کے لحاظ سے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ عورت مرد کی پسلی

سے نہیں بلکہ مرد عورت کی پسلی سے پیدا ہوا ہے جسے کوئی بھی تسلیم نہیں کرتا۔

ان آیات کا **اصل مطلب** یہ ہے کہ عورت مرد کا اور مرد عورت کا ٹکڑا ہے اور دونوں مل کر ایک کامل وجود بنتے ہیں۔ الگ الگ رہیں تو مکمل مرد نہیں ہو سکتے۔ مکمل اسی وقت ہوتے ہیں جب دونوں مل جائیں۔

اب دیکھو یہ کتنی بڑی اخلاقی تعلیم ہے جو اسلام نے دی۔ اس لحاظ سے جو مرد شادی نہیں کرتا وہ مکمل مرد نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جو عورت شادی نہیں کرتی وہ بھی مکمل عورت نہیں ہو سکتی۔ پھر جو مرد اپنی عورت سے حسن سلوک نہیں کرتا اور اسے تنگ کرتا ہے وہ بھی اس تعلیم کے ماتحت اپنا حصہ آپ کاٹتا ہے۔ اسی طرح جو عورت مرد کے ساتھ عمدگی سے گزارہ نہیں کرتی وہ بھی اپنے آپ کو نامکمل بناتی ہے اور اس طرح انسانیت کا جزو نامکمل رہ جاتا ہے۔

پس جب انسانیت مرد کا نام نہیں اور نہ انسانیت عورت کا نام ہے بلکہ مرد و عورت دونوں کے مجموعے کا نام انسانیت ہے تو ماننا پڑے گا کہ انسانیت کو مکمل کرنے کے لئے مرد و عورت کا ملنا ضروری ہے اور جو مذہب ان کو علیحدہ رکھتا ہے وہ انسانیت کی جڑ کاٹتا ہے۔ اگر مذہب کی غرض دنیا میں انسان کو مکمل بنانا ہے تو یقیناً مذہب اس عمل کی مخالفت نہیں کرے گا بلکہ اسے اپنے مقصد کے حصول کے لئے استعمال کرے گا۔ اور جو مذہبی کتاب بھی اس طبعی فعل کو برا قرار دے کر اس سے روکتی ہے یا اس سے بچنے کو ترجیح دیتی ہے وہ یقیناً انسانی تکمیل کے راستہ میں روک ڈال کر اپنی افضلیت کے حق کو باطل کرتی ہے۔

اب یہ سوال ہو سکتا ہے کہ جب مرد اور عورت ایک ہی چیز کے دو ٹکڑے ہیں تو کیوں ان کو علیحدہ علیحدہ وجود بنایا گیا؟

کیوں ایسا نہ کیا کہ ایک ہی وجود رہنے دیتا تاکہ مرد کو عورت کی اور عورت کو مرد کی خواہش ہی نہ ہوتی۔

اس کا جواب اسلام یہ دیتا ہے کہ ﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً﴾ (الروم:۲۲)۔ اس کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے لئے جوڑے بنائے تاکہ تمہیں آپس میں ملنے سے سکون حاصل ہو۔ گویا انسان میں ایک اضطراب تھا۔ اس اضطراب کو دور کرنے کے لئے اس کے دو ٹکڑے کر دئے گئے۔ اور ان کا آپس میں ملنا سکون کا موجب قرار دیا گیا۔ اب ہم غور کرتے ہیں کہ وہ کون سا اضطراب ہے جس کا نمونہ عورت و مرد کے تعلقات ہو سکتے ہیں۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ وہی ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى﴾ (الاعراف:۱۷۳) والا اضطراب ہے جو انسانی فطرت میں رکھا گیا ہے۔ اور جس کے لئے تجسس کی خواہش اس کے اندر ودیعت کی گئی ہے جو اسے رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ کی طرف لے جاتی ہے۔ جو چیز اپنی ذات میں مکمل ہو اس میں تجسس نہیں ہوتا لیکن جب تجسس کا مادہ ہو تو بسا اوقات لوگ کسی چھوٹی چیز کا تجسس کرتے ہیں تو انہیں بڑی چیز مل جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کے قلب میں تجسس کی خواہش پیدا کر دی ہے۔ جب وہ اس سے کام لیتا ہے تو خدا تعالیٰ کی ذات اس کے سامنے جلوہ گر ہو جاتی ہے اور وہ اسے پا لیتا ہے۔ جب مرد عورت کی تلاش کر رہا ہوتا ہے اور اس کے لئے اپنے قلب میں اضطراب پاتا ہے تو خدا کہتا ہے کہ کیا مَیں اس قابل نہیں ہوں کہ تم میری تلاش کرو۔ تب اس کی زبان سے ﴿بَلٰى﴾ کی آواز نکلتی ہے اور وہ کہہ اٹھتا ہے کہ آپ ہی تو اصل مقصود ہیں۔ اسی طرح جب عورت مرد کی تلاش کر رہی ہوتی ہے اسے خدا کہتا ہے کہ کیا مَیں تلاش کرنے کے قابل نہیں۔ تب وہ پکار اٹھتی ہے کہ ﴿بَلٰى﴾ یقیناً آپ ہی اصل مقصود ہیں۔ اس طرح مرد اور عورت ایک دوسرے کے متعلق تلاش اور تجسس کا جذبہ رکھنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کر لیتے اور اسے پا لیتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنی محبت کا مادہ فطرتِ انسانی میں مخفی کیوں رکھا

اب سوال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ظاہراً کیوں نہ مرد و عورت میں اپنی محبت پیدا کر دی اور اس طرح مخفی کیوں رکھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ظاہراً محبت ہوتی تو حصول اتصال موجبِ ترقیات نہ ہوتا اور نہ اس کا ثواب ملتا۔ ثواب کے لئے اخفاء کا پہلو ضروری ہوتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے مرد کے پیچھے عورت کے لئے اور عورت کے پیچھے مرد کے لئے اپنی محبت کو چھپا دیا ہے تاکہ جو لوگ کوشش کر کے اسے حاصل کریں وہ ثواب کے مستحق ہوں۔ مرد میں عورت کی اور عورت میں مرد کی جو خواہش پیدا کی وہ مبہم خواہش ہے، اصل خواہش خدا ہی کی ہے۔ اس لئے اس نے انسان میں یہ مادہ رکھا کہ وہ خواہش کرے کہ مَیں مکمل بنوں۔ اور وہ یہ سمجھے کہ مجھے تکمیل کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر انسان میں صرف اضطراب اور تجسس کی خواہش ہی رکھی جاتی تو اضطراب مایوسی بھی پیدا کر دیتا ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ جہاں انسان کے قلب میں مکمل ہونے کے متعلق اضطراب ہو وہاں اس اضطراب کے نکلنے کا کوئی رستہ بھی ہو۔ جیسے انجن سے زائد سٹیم نکلنے کا رستہ ہوتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے انسان میں اضطراب پیدا کیا اور ساتھ ہی عورت کے لئے مرد اور مرد کے لئے عورت کو سیفٹی والو بنایا اور اس طرح وہ محبت جو خدا تعالیٰ کے لئے پیدا کرنی تھی اس کے زوائد کو استعمال کرنے کا موقع دے دیا گیا۔ اگر اس کے لئے کوئی سیفٹی والو نہ ہوتا تو یہ محبت بہتوں کو جنون میں مبتلا کر دیتی۔ دنیا میں کوئی عقلمند کسی چیز کو ضائع ہونے نہیں دیتا پھر کس طرح ممکن تھا کہ خدا تعالیٰ کسی چیز کو ضائع ہونے دے۔ پس اس نے اس کا علاج یہ کیا کہ انسانیت کو دو حصوں میں تقسیم کر کے اسے دو شکلوں میں ظاہر کیا جس سے اس جوش کا زائد اور بے ضرورت حصہ دوسری طرف نکل جاتا ہے اور اس طرح انسان خواہ مرد ہو یا عورت سکون محسوس کرتا ہے۔

اسی کی طرف رسول کریم ﷺ نے اس حدیث میں اشارہ فرمایا کہ "حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا اَلنِّسَاءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ" (الجامع الصغیر للسیوطی جلد ۱ صفحه ۱۲۲۔ مطبوعه مصر ۱۳۰۱ ہجری۔ مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحه ۲۸ مطبوعه بیروت ۱۹۷۸ء)

ایک روایت میں مِنَ الدُّنْیَا کی بجائے مِنْ دُنْیَاكُمْ کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ یعنی دنیا میں سے تین چیزیں مجھے بہت ہی پسند ہیں اَلنِّسَاءُ عورتیں، اَلطِّیْبُ خوشبو وَجُعِلَ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک تو نماز میں رکھی گئی ہے۔ یہ حدیث بتاتی ہے کہ مرد و عورت کے جنسی تعلقات بھی تسکین اور ٹھنڈک کا موجب ہوتے ہیں اور خوشبو سے بھی قلب کو سکون محسوس ہوتا ہے اور نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری اور عاجزانہ دعائیں جو لذت پیدا کرتی ہیں وہ بھی انسان کے لئے سکون کا موجب ہوتی ہیں۔

مرد و عورت ایک دوسرے کے لئے سکون کا موجب ہیں

یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ یہاں تو صرف یہ ذکر ہے کہ مرد کے لئے عورت سکون کا باعث ہے، یہ ذکر نہیں کہ عورت کے لئے بھی مرد سکون کا باعث ہے۔ یہ مفہوم جو مرد و عورت کے تعلقات کا بتایا گیا ہے تب درست ہوتا جب دونوں ایک دوسرے کے لئے سکون کا موجب ہوں۔

اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾ (البقرہ:۱۸۸)۔ یعنی عورتیں تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔ پس موجب سکون اور آرام ہونے میں دونوں برابر ہیں۔ عورت مرد کے لئے سکون کا باعث ہے اور مرد عورت کے لئے۔

مرد و عورت دونوں کو ایک دوسرے کا لباس کہہ کر اس طرف بھی اشارہ کر دیا گیا ہے کہ دونوں کو ایک دوسرے کی حفاظت کرنی چاہئے۔ اگر کوئی نہا دھو کر نکلے لیکن میلے کچیلے کپڑے پہن لے تو کیا وہ صاف کہلائے گا۔ کوئی شخص خواہ کس قدر صاف ستھرا ہو لیکن اس کا لباس گندا ہو تو وہ گندا ہی کہلاتا ہے۔ پس ﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾ میں مرد اور عورت کو ایک دوسرے کا نیکی بدی میں شریک قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ دونوں کو ایک دوسرے کا محافظ ہونا چاہئے۔ اس طرح بھی ﴿لِتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا﴾ کا مفہوم پورا ہوتا ہے کیونکہ وہ ایک دوسرے کے لئے بطور رفیق سفر کے کام کرتے ہیں۔

روحانی طاقتوں کی جسمانی طاقتوں سے وابستگی

حقیقت یہ ہے کہ بہت لوگوں نے یہ سمجھا ہی نہیں کہ روحانی طاقتیں جسمانی طاقتوں سے اس دنیا میں وابستہ ہیں۔ اور روح اسی جسم کے ذریعہ سے کام کرتی ہے۔ یہ بات عام لوگوں کی نظروں سے غائب ہے۔ نادان سائنس والے جسم کی حرکات دیکھ کر کہتے ہیں کہ روح کوئی چیز نہیں۔ اور روحانیت سے تعلق رکھنے کا دعویٰ کرنے والے علماء جو قرآن نہیں جانتے وہ کہتے ہیں کہ روح جسم سے علیحدہ چیز ہوتی ہے۔ حالانکہ روح اور جسم ایک دوسرے سے بالکل پیوست ہیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے روح کو علوم اور عرفان کے خزانے دئے ہیں وہاں ان خزانوں کے دریافت کی تڑپ اور ان کے استعمال کو جسم کی کوششوں کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ جب جسم ان کی تلاش اور تجسس کرتا ہے تو وہ نکلتے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی پاگل خدا رسیدہ نہیں ہو سکتا۔ ورنہ اگر روح جسم سے الگ ہوتی اور اس کا جسم سے کوئی تعلق نہ ہوتا تو چاہئے تھا کہ پاگل کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہوتا کیونکہ پاگل کا دماغ خراب ہوتا ہے اور دماغ جسم سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ روح سے۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ پاگلوں کو رسول کریم ﷺ نے مرفوع القلم قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو دوبارہ عمل کا موقع دے گا۔ اگر خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا صرف روح کا کام تھا، جسم کا اس میں کوئی دخل نہ تھا تو وہ بَلٰى تو کہہ ہی چکی تھی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جسم روح سے بالکل پیوستہ ہے۔ جسم میں خدا تعالیٰ نے ایسی طاقتیں رکھی ہیں جو روحانیت کو بڑھانے والی ہیں۔

رجولیت یا نسائیت سے متعلق قوتوں کا روح سے تعلق

انہیں قوتوں میں سے جو انسان کو ابدیت کے حصول کے لئے دی گئی ہیں۔ ایک اس کی ان غدودوں کا فعل ہے جو رجولیت یا نسائیت سے متعلق ہیں۔ یہ غدود جسم کے ہی حصے نہیں بلکہ روح سے بھی ان کا تعلق ہے ورنہ مرد کو خوجہ بننے سے روکا نہ جاتا۔ پھر یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ انبیاء کے بھی بیوی بچے ہوتے ہیں کیونکہ یہ اعضاء روحانیت کے لئے ضروری ہیں۔ بلکہ ان سے روحانیت مکمل ہوتی ہے۔ رجولیت یا نسائیت کی اصل غرض درحقیقت بقا کی حس پیدا کرنے کی خواہش ہے۔ اس خواہش کے ماتحت رجولیت یا نسائیت کے غدود بقا کی دوسری صورت کا کام دیتے

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALSNEEDS
☆......☆......☆
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

ہیں۔ یعنی نسل کشی۔ گویا نسلِ انسانی کے پیدا کرنے کا ذریعہ ان غدودوں کے نشوونما کا ایک ظہور ہے۔ اور وہی طاقت جو روح کی بقا کا ذریعہ ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی بقا کا ذریعہ بھی بنا دیا اور یہ بقائے اولاد کے ذریعہ ہوتا ہے۔ روح کی ترقی سے بقاء ابدی حاصل ہوتا ہے اور اولاد کے ذریعہ جسمانی بقاء ہوتا ہے۔ اس لئے بقاء پیدا کرنے والی زائد طاقت کو اس کے لئے استعمال کر لیا گیا۔

اگر کوئی کہے کہ پھر حیوانات میں اس طاقت کے رکھنے کا کیا فائدہ ہے۔ تو اس کے لئے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کی پیدائش مختلف دوروں کے بعد ہوئی ہے۔ پہلے چھوٹا جانور بنا، پھر بڑا، پھر اس سے بڑا اور آخر میں انسان پیدا کیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ﴿مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا﴾ (نوح :۱۴)۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم خدا کے لئے وقار پسند نہیں کرتے اور تم کہتے ہو کہ خدا جلدی کر دے۔ ﴿وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا﴾ (نوح :۱۵)۔ تم اپنی پہلی پیدائش کو دیکھو کہ کتنے عرصے میں ہوئی ہے۔ غرض انسان مختلف دوروں کے بعد بنا ہے۔ اور انہی دوروں میں سے حیوانات بھی ہیں۔ پس تمام حیوانات درحقیقت انسانی مرتبہ تک پہنچنے کی سیڑھیاں ہیں ورنہ وہ اپنی ذات میں خود مقصود نہیں۔ اور جو چیز سیڑھیوں پر لے جائی جائے گی وہ راستہ میں بھی گرے گی اس لئے وہ چیزیں جو انسان کی ترقی کے لئے بنی تھی وہ حیوانوں میں بھی پائی گئیں۔ مگر یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ قوت شہوانی جس قدر انسان میں ترقی یافتہ ہے اس قدر حیوانات میں نہیں ہے۔ اور پھر یہ بھی ثابت شدہ حقیقت ہے کہ قوت شہوانی کا دماغی قابلیتوں سے ایک بہت ہی گہرا تعلق ہے اور بہت سے اعصابی نقصوں کا علاج شہوانی غدودوں کے رس ہیں۔

غرض حق یہ ہے کہ شہوانی طاقتوں کے پیدا کرنے والے آلات کا اصل کام اخلاق کی درستی ہے لیکن چونکہ اصل کام کے بعد کچھ بقائے ضرور رہ جاتے ہیں جو بطور زائد سٹیم کے ہوتے ہیں اگر انہیں نہ نکالا جائے تو انجن کے ٹوٹنے کا ڈر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے دوسرا کام بقائے نسل کا لے لیا۔ اور بجائے نسل انسانی کے چلانے کے کسی اور ذریعہ کے اس ذریعہ کو اختیار کیا۔ یہ ایک حقیقت ہے جسے دنیا ابھی تک پوری طرح نہیں سمجھی مگر آہستہ آہستہ سمجھ رہی ہے اور طبّی دنیا مان رہی ہے کہ قوت شہوانی کا دماغی قابلیتوں سے بہت گہرا تعلق ہے اور ان غدودوں سے کام لئے جاتے ہیں۔ چنانچہ یورپ کا ایک ماہر مانتا ہے کہ ان غدودوں میں نقائص کی وجہ سے ہی مایوسی اور کئی دوسرے جسمانی نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایک امریکن مصنف نے سات جلدوں میں ایک کتاب لکھی ہے جس میں وہ رسول کریم ﷺ کے متعلق لکھا ہے کہ آپ پر کئی شادیاں کرنے کا اعتراض فضول ہے کیونکہ آپ خدا تعالیٰ کے عشق اور اس کے ذکر میں محو رہتے تھے اور ایسے آدمی کی قوتِ رجولیت ساتھ ہی نشوونما پا جاتی ہے۔ گو اس شخص نے صحیح الفاظ میں حقیقت کو بیان نہیں کیا لیکن حق یہی ہے کہ بقائے دوام کی خواہش کا ذریعہ غدود شہوانیہ ہیں اور بقائے نسل ان کا ایک ضمنی اور ماتحت فعل ہے۔ پس ضروری تھا کہ اس اضطراب کو کم کرنے کے لئے جو خدا تعالیٰ نے غدود شہوانیہ کے ذریعہ سے انسان کے اندر پیدا کیا تھا اور اس طرح اپنی طرف بلایا تھا ایک ایسی صورت کی جاتی کہ اضطراب اپنے اصل رستہ سے ہٹ جانے کا موجب نہ ہوتا اور طاقت کے بقیہ حصہ کو استعمال بھی کر لیا جاتا جس کے لئے مرد و عورت کے تعلقات کو رکھا گیا ہے اور مرد کو عورت کے لئے اور عورت کو مرد کے لئے موجب سکون بنا دیا۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ کا ایک واقعہ مجھے یاد ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ مَیں نے بیماری کی حالت میں روزہ رکھ لیا تو اس سے شہوانی طاقت کو بہت ضعف پہنچ گیا۔ بیسیوں لوگوں کو میرے علاج سے فائدہ ہوتا تھا مگر مجھے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر مَیں نے سوچا کہ خدا تعالیٰ کا ذکر شروع کرنا چاہئے۔ چنانچہ مَیں نے کثرت سے تسبیح و تحمید کی تو شفا ہو گئی۔ پس یہ بہت باریک تعلقات ہیں جنہیں ہر ایک انسان نہیں سمجھ سکتا۔

روحانیت میں بھی رجولیت اور نسائیت کی صفات

یہ سلسلہ کہ ہر ایک چیز کو اللہ تعالیٰ نے جوڑوں میں پیدا کیا ہے تا کہ غفلت میں کمال، غلط اطمینان کا باعث ہو کر تباہی نہ ہو اور تا کہ ہر ایک چیز اپنی ذات میں کامل نہ ہو اور اس کامل وجود کی طرف اس کی توجہ رہے جس سے کمال حاصل ہوتا ہے یہ ظاہری حالات کے علاوہ روحانیت میں بھی چلتا ہے اور اس سے بھی اس ظاہری سلسلہ کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر کافر پر ابتداءً رجولیت ایمان کی حالت غالب ہوتی ہے اور ہر مومن پر رجولیت کفر کی حالت غالب ہوتی ہے۔ مثلاً جب کوئی شخص جاہل ہو گا تو جہالت کی وجہ سے اس کے دل میں تڑپ پیدا ہو گی اور وہ علم حاصل کرے گا۔ لیکن جب کوئی علم حاصل کر لے گا تو اسے اطمینان حاصل ہو جائے گا کہ علم حاصل کر لیا۔ ہر جگہ یہی بات چلتی ہے۔ قرآن کریم میں مومن کی مثال فرعون کی بیوی سے دی گئی ہے۔ کیونکہ ابتداء میں مومن پر کفر غلبہ کرنا چاہتا ہے لیکن آخر کفر مغلوب ہو جاتا ہے۔ اسی کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے کہ ہر انسان کا ایک گھر جنت میں ہوتا ہے اور ایک دوزخ میں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ واقعہ میں ہر انسان کا ایک گھر جنت میں اور ایک دوزخ میں ہوتا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان میں دونوں قسم کی طاقتیں ہوتی ہیں۔ کفر کی طرف کفر والی طاقت کھینچتی ہے اور ایمان کی طرف ایمان والی طاقت۔ اور انسان ایک یا دوسری کی طرف پھر جاتا ہے۔ درحقیقت قرآنی اصطلاح میں رجولیت چیکنگ پاور کا نام ہے اور نسائیت فیضان کا۔ لیکن بعد میں ایک یا دوسرے کی طرف انسان پھر جاتا ہے۔ البتہ بعض استثنائی صورتیں بھی ہوتی ہیں۔ اور ایسے انسان مریمی صفت ہوتے ہیں۔ یعنی شروع سے ہی ان کی رجولیت اور نسائیت ایک رنگ میں رنگین ہوتی ہے اور وہ تقدس کے مقام پر ہوتے ہیں۔ یعنی بعض لوگوں میں فطرتاً ایسا مادہ ہوتا ہے کہ تاثیر کا مادہ بھی ان کے اندر ہوتا ہے اور تأثر کا مادہ بھی۔ جب ان کی رجولیت اور نسائیت کامل ہو جاتی ہیں تو ان سے ایک بچہ پیدا ہوتا ہے جو قدوسیت یا مسیحیت کا رنگ رکھتا ہے لیکن باقی لوگ کسبی طور پر یہ بات حاصل کرتے ہیں۔ جس انسان کے اندر ہی یہ دونوں مادے ہوں اس کو نیا مرتبہ ملتا ہے اور اس کی ایک نئی ولادت ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۃ تحریم سے جب یہ استدلال کیا کہ بعض انسان مریمی صفت ہوتے ہیں تو اس پر نادانوں نے اعتراض کیا کہ مرزا صاحب کبھی عورت بنتے ہیں، کبھی حاملہ ہوتے ہیں اور کبھی بچہ جنتے ہیں۔ حالانکہ تمام صوفیاء لکھتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ اپنی کتاب "عوارف المعارف" میں حضرت مسیحؑ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ لَنْ يَّلِجَ مَلَكُوْتَ السَّمَآءِ مَنْ لَّمْ يُوْلَدْ مَرَّتَيْنِ"۔ (عوارف المعارف مؤلفه حضرت شهاب الدين سهروردى صفحه ۴۶،۴۵۔ احياء علوم الدين للغزالى صفحه ۷۵ مطبوعه بيروت ۱۴۰۲ھ)

یعنی کوئی انسان خدائی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک دو دفعہ پیدا نہ ہو۔ ایک وہ پیدائش جو خدا کے ہاتھوں سے ہوئی اور دوسری مریم والی پیدائش۔

پھر اپنی طرف سے کہتے ہیں:

وَصَرْفُ الْيَقِيْنِ عَلَى الْكَمَالِ يَحْصُلُ فِي هٰذِهِ الْوِلَادَةِ. وَبِهٰذِهِ الْوِلَادَةِ يَسْتَحِقُّ مِيْرَاثَ الْاَنْبِيَاءِ وَمَنْ لَّمْ يَصِلْهُ مِيْرَاثُ الْاَنْبِيَاءِ مَاوُلِدَ وَاِنْ كَانَ عَلٰى كَمَالٍ مِنَ الْفِطْنَةِ وَالذَّكَاءِ لِاَنَّ الْفِطْنَةَ وَالذَّكَاءَ نَتِيْجَةُ الْعَقْلِ .وَالْعَقْلُ اِذَا كَانَ يَابِسًا مِنْ نُّوْرِ الشَّرْعِ لَا يَدْخُلُ الْمَلَكُوْتَ وَلَا يَزَالُ مُتَرَدِّدًا فِي الْمُلْكِ۔ (عوارف المعارف مؤلفه حضرت شهاب الدين سهروردى صفحه ۴۶،۴۵۔ احياء علوم الدين للغزالى صفحه ۷۵ مطبوعه بيروت ۱۴۰۲ھ)

یعنی یقین کے کمالات کے درجہ تک پہنچنا ایسی ولادت کے بعد ہوتا ہے جو دوسری ولادت ہوتی ہے۔ اس کے بعد انبیاء کا ورثہ ملتا ہے۔ پھر کہتے ہیں جسے یہ میراث نہ ملے، نہ انبیاء والے علوم ملیں وہ سمجھے کہ اس کی دوسری ولادت نہیں ہوئی۔ اگرچہ عقلی طور پر اسے بڑے بڑے لطیفے سوجھیں اور اگرچہ اس میں بڑی ذکاء ہو۔ یہ عقل کا نتیجہ ہو گا۔ روحانیت کا نتیجہ نہیں ہو گا۔ اور عقل جب تک خدا کی طرف سے نور نہ آئے روحانیت میں داخل نہیں ہوتی بلکہ نیچر میں ہی رہتی ہے۔

پس روحانیات میں بھی یہ جوڑے ہوتے ہیں۔ اسی کی طرف اس حدیث میں اشارہ ہے کہ "مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا وَالشَّيْطٰنُ يَمَسُّهٗ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطٰنِ اِيَّاهُ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا"۔ (بخارى كتاب التفسير ۔ تفسير سورة آل عمران زير آيت ﴿اني اعيذها بك﴾)۔ یعنی ہر بچہ جو پیدا ہوتا ہے اسے شیطان چھوتا ہے جس سے وہ روتا ہے سوائے مسیح اور اس کی ماں مریم کے۔

اس سے مراد صرف مریم اور عیسیٰ نہیں بلکہ ہر وہ آدمی جو مریمی صفات والا ہوتا ہے، مراد ہے۔ ورنہ کہنا پڑے گا کہ نعوذ باللہ شیطان نے رسول کریم ﷺ کو بھی چھوا تھا۔ اس حدیث میں دراصل رسول کریم ﷺ نے یہ بتایا ہے کہ دو کامل پیدائشیں ہوتی ہیں۔ ایک مریمی پیدائش اور دوسری مسیح والی پیدائش۔ جو انسان مریمی صفت لے کر پیدا ہوتا ہے وہ مسیح بنتا ہے اور جو مسیحیت کی صفت لے کر پیدا ہوتا ہے وہ محمد ﷺ بنتا ہے۔ مسیحیت کی صفت پر پیدا ہونے والے جلالی نبی تھے اور مریمیت کی صفت رکھنے والے جمالی نبی۔ ایک میں عکس کی صفت کامل تھی اور دوسرے میں انعکاس کی۔ ایک وہ ہیں جن کی اصل صفت نسوانی ہے اور رجولیت بعد میں کامل ہوتی ہے یعنی ماتحت اور جمالی نبی اور ایک وہ ہیں جو مسیحیت کے وجود سے پیدا ہوتے ہیں اور پھر ان کی نسوانیت مکمل ہوتی ہے۔ یہ جلالی نبی یا شرعی نبی ہیں۔

غرض روحانی سلسلہ میں بھی جوڑے پائے جاتے ہیں اور کبھی بھی کوئی انسان کامل نہیں ہو سکتا جب تک اس کی رجولیت اور نسائیت کی صفات آپس میں ملیں نہیں اور دونوں صفات مکمل نہ ہوں جنہیں ہم دوسرے الفاظ میں اخلاق کا تأثیری یا تأثری پہلو کہہ سکتے ہیں۔ جب یہ دونوں پہلو پیدا ہوں تب جا کر وہ نئی روح پیدا ہوتی ہے جو ایک نئی پیدائش کہلاتی ہے اور تأثیر اور تأثر کے ملنے سے ہی روحانیت کو سکون حاصل ہوتا ہے اور انسان اپنے قلب میں اطمینان پاتا ہے یہاں تک کہ اسے ایک نئی پیدائش حاصل ہو جاتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کا مقرب بن جاتا ہے۔

یہ روحانی علم النفس کا ایک وسیع مسئلہ ہے کہ انسان کے جتنے اخلاق ہیں ان میں سے بعض رجولیت کی قوت سے تعلق رکھتے ہیں اور بعض نسائیت کی قوت سے۔ جب یہ دونوں آپس میں ملتے ہیں تب اعلیٰ اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ مگر یہ مضمون چونکہ اس وقت میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا اس لئے مَیں نے اس کی طرف صرف اشارہ کر دیا ہے۔

مرد و عورت میں مودت کا مادہ

دوسری بات خدا تعالیٰ نے یہ بتائی کہ ﴿وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً﴾۔ اس ذریعہ سے تم میں مودّت پیدا کی گئی ہے۔ مودّت محبت کو کہتے ہیں لیکن

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

اگر اس کے استعمال اور اس کے معنوں پر ہم غور کریں تو محبت اور مودّت میں ایک فرق پایا جاتا ہے اور وہ یہ کہ مودّت اس محبت کو کہتے ہیں جو دوسرے کو اپنے اندر جذب کر لینے کی طاقت رکھتی ہے۔ لیکن محبت میں یہ شرط نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مودّت کا لفظ بندوں کی آپس کی محبت کے متعلق استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مرد عورت کو اور عورت مرد کو جیت لینا چاہتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے لئے یہ لفظ نہیں رکھا گیا۔ کیونکہ بندہ کی کیا طاقت ہے کہ وہ خداتعالیٰ کو جذب کر سکے۔ چنانچہ قرآن کریم میں یہ نہیں آیا کہ بندہ خدا کے لئے وَدُوْد ہے مگر خداتعالیٰ کے لئے آیا ہے کہ وہ وَدُوْد ہے۔ وہ بندہ کو جذب کر لیتا ہے مگر مرد و عورت کے لئے مَوَدَّة کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ چونکہ انسانوں کو کامل کرنا مقصود تھا اس لئے خداتعالیٰ نے ایسے احساسات مرد اور عورت میں رکھے کہ مرد چاہتا ہے عورت کو جذب کر لے اور عورت چاہتی ہے کہ مرد کو جذب کر لے۔ لیکن خداتعالیٰ کو بندہ جذب نہیں کر سکتا۔ اس لئے بندوں کے لئے ﴿يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ﴾ (المائدہ: ۵۵)۔ یا ﴿اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ (البقرہ: ۱۶۶)۔ آتا ہے۔ یَوَدُّوْنَ اللّٰهَ نہیں آتا۔

مرد و عورت میں اللہ تعالیٰ نے مودّت کا تعلق رکھ کر بتا دیا کہ ہم نے اس طرح ایک نفس کے دو ٹکڑے بنا کر ایک دوسرے کی طرف کشش پیدا کر دی ہے اور ہر ٹکڑا دوسرے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اس طرح طبعاً تکمیل انسانیت کی صورت پیدا ہوتی رہتی ہے ورنہ اگر اللہ تعالیٰ یہ مودّت پیدا نہ کرتا تو شادی بیاہ کے جھمیلوں سے ڈر کر کئی لوگ شادیاں بھی نہ کرتے اور کہتے کہ کیوں خرچ اٹھائیں اور ذمہ داریوں کے نیچے اپنے آپ کو لائیں۔ لیکن چونکہ خداتعالیٰ نے مرد اور عورت میں مودّت پیدا کر دی ہے اس لئے شادی بیاہ کے جھمیلے برداشت کر لیتے ہیں۔

مرد و عورت کے ذریعہ ایک مدرسۂ رحم کا اجراء

تیسری بات یہ بیان فرمائی کہ اس ذریعہ سے رحمة پیدا کی گئی ہے۔ کیونکہ نفس جس چیز کے متعلق یہ محسوس کرے کہ یہ میری ہے اس سے رحم کا سلوک کرتا ہے۔ مرد جب عورت کے متعلق سمجھتا ہے کہ یہ میرا ہی ٹکڑا ہے تو پھر اس ٹکڑے کی حفاظت بھی کرتا ہے۔ ممکن ہے کوئی کہے کہ بعض مردوں عورتوں میں ناچاقی اور لڑائی جھگڑا بھی تو ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ایسی صورت اسی جگہ ہوتی ہے جہاں اصل ٹکڑے آپس میں نہیں ملتے۔ جہاں اصل ٹکڑے ملتے ہیں وہاں نہایت امن اور چین سے زندگی بسر ہوتی ہے اور کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا۔ کئی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ ایک مرد و عورت کی آپس میں ناچاقی رہتی ہے اور آخر طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ لیکن اس مرد کی کسی اور عورت سے اور اس عورت کی کسی اور مرد سے شادی ہو جاتی ہے تو وہ بڑی محبت اور پیار سے زندگی بسر کرنے لگتے ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عورت مرد کا ٹکڑا تو ہے لیکن جب صحیح ٹکڑا ملتا ہے تب امن اور آرام حاصل ہوتا ہے۔ پس مرد عورت کو اپنا ٹکڑا سمجھ کر اس پر رحم کرتا ہے اور اس طرح اسے رحم کرنے کی عادت ہو جاتی ہے اور پھر ہر جگہ اس عادت کو استعمال کرتا ہے۔ وہ لوگ جو ڈاکے ڈالتے اور لوگوں کو قتل کرتے ہیں وہ بھی اگر بیوی بچوں میں رہیں تو رحم دل ہو جاتے ہیں۔ لیکن علیحدہ رہنے کی وجہ سے ان میں بے رحمی کا مادہ بڑھ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ مجرموں کو جیلوں میں رکھنے کی وجہ سے جرم بڑھ جاتے ہیں کیونکہ وہ علیحدہ رہتے ہیں اور اس طرح سنگ دل ہو جاتے ہیں۔ گویا مرد عورت کے تعلق کے ذریعہ انسان کو رحم کا ایک مدرسہ مل جاتا ہے جس میں تربیت پا کر وہ ترقی کرتا ہے اور خدا کے رحم کو کھینچ لیتا ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ عورت و مرد کا تعلق ایک پر حکمت تعلق ہے۔ اس کو توڑنا انسانیت کو ناقص اور سلوک کو ادھورا کر دیتا ہے اور اسے قائم کرنے سے خداتعالیٰ کی طرف رغبت میں سہولت پیدا ہوتی ہے، نہ کہ روک۔

عورت کو کھیتی قرار دینے میں حکمت

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرد و عورت کس اصل پر تعلق رکھیں؟ یورپ کے بعض فلاسفر ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ تربیت اخلاق کے لئے شادی تو ضروری ہے لیکن تعلقات شہوانی مضر ہیں۔ یہ تعلقات نہیں رکھنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا بھی جواب دیا ہے۔ فرمایا ہے ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ﴾ (البقرہ: ۲۲۴) تمہاری بیویاں تمہارے لئے بطور کھیتی کے ہیں تم جس طرح چاہو ان میں آؤ۔ اس پر کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب یہ کہا گیا ہے کہ ہم جس طرح چاہیں کریں تو اچھا ہم تو چاہتے ہیں کہ عورتوں سے تعلق نہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ﴾ اس طرح آؤ کہ آگے نسل چلے اور یادگار قائم رہے۔ پس تم اس تعلق کو بُرا نہ سمجھنا۔ اس آیت میں مندرجہ ذیل امور بیان کئے گئے ہیں۔

(۱)...... نر و مادہ کے تعلق کی اجازت دی ہے لیکن ایک لطیف اشارہ سے۔ یعنی عورت کو کھیتی کہہ کر بتایا کہ انسانی عمل محدود ہے۔ اسے غیر محدود بنانے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ یہی کہ نسل چلائی جائے۔ پس جس طرح زمین ہو تو اسے کاشتکار نہیں چھوڑتا۔ تم کیوں اس ذریعہ کو چھوڑتے ہو جس سے تم پھل حاصل کر سکتے ہو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو تمہارا بیج ضائع ہو گا۔

(۲)...... دوسری بات یہ بتائی کہ عورتوں سے اس قدر تعلق رکھو کہ نہ ان کی طاقت ضائع ہو اور نہ تمہاری۔ اگر کھیتی میں بیج زیادہ ڈال دیا جائے تو بیج خراب ہو جاتا ہے اور اگر کھیتی سے پے در پے کام لیا جائے تو کھیتی خراب ہو جاتی ہے۔ پس اس میں بتایا کہ یہ کام حدبندی کے اندر ہونا چاہئے۔ جس طرح عقلمند کسان سوچ سمجھ کر کھیتی سے کام لیتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کس حد تک اس میں بیج ڈالنا چاہئے اور کس حد تک کھیت سے فصل لینی چاہئے اسی طرح تمہیں کرنا چاہئے۔

اس آیت سے یہ بھی نکل آیا کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہر حالت میں اولاد پیدا کرنا ہی ضروری ہے کسی صورت میں بھی برتھ کنٹرول جائز نہیں وہ غلط کہتے ہیں۔ کھیتی میں سے اگر ایک فصل کاٹ کر معاً دوسری بو دی جائے تو دوسری فصل اچھی نہیں ہو گی اور تیسری اس سے زیادہ خراب ہو گی۔ اسلام نے اولاد پیدا کرنے سے روکا نہیں بلکہ اس کا حکم دیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی بتایا ہے کہ کھیتی کے متعلق خدا کے جس قانون کی پابندی کرتے ہو اسی کو اولاد پیدا کرنے میں مدنظر رکھو۔ جس طرح ہوشیار زمیندار اس قدر زمین سے کام نہیں لیتا کہ وہ خراب اور بے طاقت ہو جائے یا اپنی ہی طاقت ضائع ہو جائے اور کھیت کاٹنے کی بھی توفیق نہ رہے یا کھیت خراب پیدا کرنے لگے۔ اسی طرح تمہیں بھی اپنی عورتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ اگر بچہ کی پرورش اچھی طرح نہیں ہوتی ہو اور عورت کی صحت خطرہ میں پڑتی ہو تو اس وقت اولاد پیدا کرنے کے فعل کو روک دو۔

(۳)...... تیسری بات یہ بتائی کہ عورتوں سے اچھا سلوک کرو تو اولاد پر اچھا اثر ہو گا۔ اور اگر ظالمانہ سلوک کرو گے تو اولاد بھی تم سے بے وفائی کرے گی۔ پس ضروری ہے کہ تم عورتوں سے ایسا سلوک کرو کہ اولاد اچھی ہو۔ اگر بدسلوکی سے کھیت خراب ہوا تو دانہ بھی خراب ہو گا۔ یعنی عورتوں سے بدسلوکی اولاد کو بداخلاق بنا دے گی کیونکہ بچہ ماں سے اخلاق سیکھتا ہے۔

(۴)...... چوتھی بات یہ بتائی کہ عورت سے تمہارا صرف ایسا تعلق ہو جس سے اولاد پیدا ہوتی ہے۔ بعض نادان اس سے خلافِ وضعِ فطری فعل کی اجازت سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ قطعاً غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ وہ عمل کرو جس سے کھیتی پیدا ہو۔ قرآن کریم خداتعالیٰ کا کلام ہے۔ اس میں خداتعالیٰ ایک بات کو اسی حد تک ننگا کرتا ہے جس حد تک اخلاق کے لئے اس کا عُریاں ہونا ضروری ہوتا ہے۔ باقی حصہ کو اشارہ سے بتایا جاتا ہے۔ پس ﴿اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ میں تو اللہ تعالیٰ نے ڈرایا ہے کہ یہ تمہاری کھیتی ہے اب جس طرح چاہو سلوک کرو۔ لیکن یہ نصیحت یاد رکھو کہ اپنے لئے بھلائی کا سامان پیدا کرنا ورنہ اس کا خمیازہ بھگتو گے۔ یہ ایک طریق کلام ہے جو دنیا میں بھی رائج ہے۔ مثلاً ایک شخص کو ہم رہنے کے لئے مکان دیں اور کہیں کہ اس مکان کو جس طرح چاہو رکھو تو اس کا مطلب اس شخص کو ہوشیار کرنا ہو گا کہ اگر احتیاط نہ کرو گے تو خراب ہو جائے گا اور تمہیں نقصان پہنچے گا۔ اسی طرح جب لوگ اپنی لڑکیاں بیاہتے ہیں تو لڑکے والوں سے کہتے ہیں اب ہم نے اسے تمہارے ہاتھ میں دے دیا ہے جیسا چاہو اس سے سلوک کرو۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اسے جوتیاں مارا کرو بلکہ یہ ہوتا ہے کہ یہ تمہاری چیز ہے اسے سنبھال کر رکھنا۔ پس ﴿اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ عورت تمہاری چیز ہے اگر اس سے خراب سلوک کرو گے تو اس کا نتیجہ تمہارے لئے برا ہو گا اور اگر اچھا سلوک کرو گے تو اچھا ہو گا۔ دراصل اس آیت سے غلط نتیجہ نکالنے والے ﴿اَنّٰى﴾ کو پنجابی کا "اَنّا" سمجھ لیتے ہیں اور یہ معنی کرتے ہیں کہ "اَنّھے واہ کرو"۔

تکمیل روحانیت کا زوجیت سے تعلق

پھر قرآن یہ بھی بتاتا ہے کہ جنت میں بھی بیویاں ہوں گی۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ میاں بیوی کا تعلق اسلام میں روحانیت کی تکمیل کے لئے ضروری ہے ورنہ اس جگہ بیویوں کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔ وہاں تو اولاد پیدا نہیں ہو گی۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ رجولیت اور نسائیت کی اصل غرض تکمیل انسانی ہے، اولاد ایک ضمنی فائدہ رکھا گیا ہے۔

غرض قرآن کریم کا کوئی حکم لے لو۔ خواہ وہ کس قدر ہی ابتدائی امر سے متعلق ہو اس میں بھی اسلام کی تعلیم افضل ہی نظر آئے گی۔ نر و مادہ کے تعلقات کا مسئلہ کتنا ابتدائی مسئلہ تھا لیکن قرآن کریم نے اسے کتنا علمی بنا دیا۔ باقی کتب میں اس کا ذکر بھی نہ ہو گا۔ پس ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ قرآن میں ایسی باتیں ہیں جو اور کسی مذہبی کتاب میں نہیں بلکہ یہ دعویٰ ہے کہ قرآن کریم کی کوئی ایسی بات نہیں جو دوسرے مذاہب کی الہامی کتابوں سے افضل نہ ہو۔ خواہ لین دین کے متعلق ہو خواہ اور معاملات کے متعلق ہو۔ اس کے لئے ہم چیلنج دے سکتے ہیں کہ کوئی عیسائی یا ہندو یا کسی اور مذہب کا پیرو کھڑا ہو اور کسی مسئلہ کا نام لے کر کہے کہ اسے قرآن سے افضل ثابت کرو تو یقیناً ہم اسے افضل ثابت کر دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ"۔

(انوارالاسلام جلد ۱۱۔ صفحہ ۵۹۰ تا ۶۰۷ مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن)

FOZMAN FOODS

A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.N.T.SHOPS

2-SANDY HILL ROAD

ILFORD, ESSEX

TELEPHONE

0181-553-3611

حضرت مسیح موعودؑ کے ایک جانثار صحابی و درویش قادیان

حضرت حاجی محمد الدین صاحب تہالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(صائمہ مریم ربوہ)

ضمیمہ انجام آتھم میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے جانثار خدام کی جو فہرست شائع فرمائی ہے ان کی تعداد ۳۱۳ ہے۔ ۱۹۴۷ء کے پُر آشوب دور میں جب ہندوستان اور پاکستان کے بہت سے حصوں میں قتل وغارت کا بازار گرم تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان ۳۱۳، اصحاب کو مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کے لئے چنا۔ یہ خوش قسمت درویش آستانۂ محبوب پر دُھونی رما کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے رضائے الٰہی کے حصول کے لئے اپنا مستقبل، اہل وعیال اور دنیاوی مفادات کو یوں قربان کر دیا کہ رہتی دنیا تک ان کا نام عزت واحترام سے لیا جاتا رہے گا۔

انہیں خوش قسمت درویشانِ قادیان میں سے ایک میرے نانا جان حضرت حاجی محمد الدین صاحب تہالوی بھی تھے۔ آپ ۱۸۸۶ء میں پیدا ہوئے اور موضع تہال متصل کھاریاں ضلع گجرات کے رہنے والے تھے اور اسی نسبت سے تہالوی کہلاتے تھے۔ آپ اخلاص، تقویٰ اور نیکی میں بے مثل تھے۔ بہت فروتن اور سادہ طبع بزرگ تھے۔ آپ کا لباس نہایت سادہ اور صاف ستھرا ہوتا، ہاتھ میں ہمیشہ عصا رکھتے اور تیز رفتاری کے ساتھ چلنے کی عادت تھی۔ نگاہیں ہمیشہ نیچی رہتیں آپ بڑے التزام کے ساتھ سر اور داڑھی کے بالوں میں مہندی لگایا کرتے اکثر اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں اور انعامات کا تذکرہ کیا کرتے ؎

"نہد شاخِ پُر میوہ سر بر زمیں"

کے مصداق اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوا کرتے۔

بیعت

آپ نے ۱۹۰۳ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفر جہلم کے دوران آپؑ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ اس واقعہ کو آپ بڑے والہانہ انداز میں سنایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ جہلم والی بیعت پگڑی والی بیعت کہلاتی ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس سفر میں اس قدر لوگوں نے بیعت کی تھی کہ حضور کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کا موقعہ تو کئی روز تک ملنا ممکن نہ تھا۔ اس لئے بیعت کرنے والوں نے اپنی پگڑیاں اُتار کر اور ایک دوسرے سے گانٹھ کر لمبی پھیلا دی تھیں۔ بیعت کرنے والے آتے اس پر ہاتھ رکھ کر بیعت کرتے اور پیچھے ہٹ جاتے۔ آپ کی بیان فرمودہ سفر جہلم کی ایک روایت رجسٹر روایات صفحہ ۱۸۳ پر درج ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں۔

"ایک مقدمہ کے سلسلہ میں حضور علیہ السلام ۱۹۰۳ء میں جہلم تشریف لائے تو پہلی مرتبہ میں نے آپ کی زیارت کی جبکہ عدالت سے باہر احاطہ کچہری میں کثرت سے لوگ جمع تھے آپ حلقۂ خدام میں اندر کرسی پر بیٹھ کر تقریر فرما رہے تھے اور حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید صاحب کابل آپ کے کلمات سن کر زور زور سے رو رہے تھے۔ وہ نظارہ عجیب پُر کیف تھا۔ اب بھی جب یاد آتا ہے تو رقت طاری ہو جاتی ہے۔ زبان اس کے بیان سے قاصر ہے۔ دل چاہتا تھا کہ جان ومال سب حضور پر نثار کر دوں۔ اس زمانہ میں احمدیوں کی مخالفت کا سماں بھی مد نظر تھا۔ مگر حضور کی تقریر اور اس نظارہ سے میں ایسا متأثر ہوا کہ بیعت کئے بغیر واپس لوٹنا محال ہو گیا۔ بیعت کر لینے پر بعض شرپسندوں نے رستہ ہی میں قتل کی دھمکیاں دینی شروع کر دیں مگر خدا کے فضل سے سخت مخالفت میں بھی کبھی پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔ بلکہ اخلاص میں ترقی ہوئی۔ (رجسٹر روایات نمبر ۳ صفحہ ۱۸۳۔۱۸۴)

آپ کی بہادری اور جرأت کا ایک ایمان افروز واقعہ

آپ نے اس زمانہ میں بیعت کی جبکہ ہر طرف مخالفت کا بازار گرم تھا اور احمدی ہونا گویا اپنی موت کے پروانے پر دستخط کرنے کے مترادف تھا۔ لیکن آپ نے ان تمام حالات کا بڑی جرأت اور خندہ پیشانی سے۔ مقابلہ کیا۔ آپ کی اسی جرأت، بہادری اور ثبات قدم کا ایک ایمان افروز واقعہ آپ کی صاحبزادی محترمہ صفیہ نعیم النساء صاحبہ بیان کرتی ہیں۔

آپ اکثر یہ واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ مخالفت میں اردگرد کے ۱۲ دیہات سے لوگ اس عزم کے ساتھ اکٹھے ہوئے کہ مجھے ختم کر کے دم لیں گے۔ حاجی صاحب نے ان سے کہا کہ آپ نے مجھے مارنا تو ہے ہی لیکن مجھے دو نفل نماز پڑھنے کی اجازت دے دیں۔ چنانچہ آپ قریب کی مسجد میں چلے گئے اور عبادت میں مصروف ہو گئے اور آپ کو وقت کا احساس نہیں رہا۔ باہر لوگوں نے چہ مگوئیاں شروع کر دیں کہ لگتا ہے حاجی صاحب ڈر گئے ہیں۔ چنانچہ آپ فوراً باہر آئے۔ آپ کے باہر آنے کی دیر تھی کہ ایک گھڑ سوار اپنا گھوڑا سرپٹ دوڑاتا ہوا قریب آیا اور للکار کر بڑے رُعب سے بولا کہ کوئی بھی اس شخص کو ہاتھ نہ لگائے۔ چنانچہ اس کے اس رُعب اور دبدبے کی وجہ سے کسی کو اتنی ہمت نہ ہوئی کہ آپ کے قریب آتا۔ لہٰذا تمام مجمع منتشر ہو گیا۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں میں اردگرد کے قریباً سب دیہات میں گیا ہوں مگر میں نے اس شخص کو اپنی زندگی میں دوبارہ کبھی نہیں دیکھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے غیبی مدد تھی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت

حاجی صاحب کو ایک سے زائد مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ حضرت اقدسؑ سے ملاقات کے واقعات اس قدر سادگی اور رقّت کے ساتھ بتایا کرتے تھے کہ ہر سننے والے کو یہ احساس ہوتا کہ کاش مجھے بھی حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت نصیب ہوتی، میں بھی مامورِ زمانہ کا چہرہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا، اُن کی باتیں سنتا اور آپؑ کے قرب سے فیض یاب ہوتا۔ آپ نے اس آسمانی نور سے اپنے ایمان کی شمعیں روشن کیں۔ حاجی صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے خاص عقیدت واحترام کا جذبہ رکھتے تھے۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

ایک مرتبہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق خاکسار کو علم ہوا کہ کسی تقریب پر سیالکوٹ تشریف لا رہے ہیں۔ تاریخِ مقررہ پر میں بھی شوقِ زیارت دل میں لئے وہاں پہنچا۔ حضورؑ ایک مکان کی اوپر کی منزل میں تشریف فرما تھے ..... شمعِ رسالت ایک ہجوم کی صورت میں نیچے منتظر دیوار کھڑے تھے کہ اتنے میں حضرت صاحب تشریف لے آئے..... جاتے وقت اتفاق سے آپ کا ایک جوتا جو بالکل سادہ تھا، پاؤں سے اتر کر نیچے آ رہا تھا..... جسے خاکسار نے اٹھا کر اپنے ہاتھ سے آپ کے پاؤں میں پہنا دیا۔ جس پر حضورؑ نے تبسم صورت میں محبت بھرے الفاظ میں فرمایا: جزاك الله۔

(رجسٹر روایات نمبر ۱۲ صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳)

حج بیت اللہ اور زیارتِ مدینہ کی سعادت

آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف تو حاصل تھا ہی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ کا شرف بھی عطا کیا ہوا تھا۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو درویشی کی نعمت سے نوازا۔ حاجی صاحب نے سترہ سال کا طویل عرصہ قادیان کی مبارک بستی میں یوں گذارا کہ آپ کی زندگی کے ہر لمحے پر رَشک کرنے کو جی چاہتا ہے۔ اور وہ زندگی ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ﴾ کی عملی تفسیر تھی۔ تہجد، اشراق اور پنجگانہ نمازوں کا اس قدر التزام کیا کرتے تھے کہیں لگتا تھا کہ گویا آپ کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا ہی یہ ہے۔

ایک دعا گو وجود

حاجی صاحب کے متعلق یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ آپ سر تاپا مجسم دعا ہی دعا تھے۔ آپ دن کا اکثر حصہ نوافل پڑھنے اور دعائیں کرنے میں گذارتے۔ آپ کا معمول تھا کہ روزانہ نمازِ فجر کے بعد مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جا کر دعا کرتے۔ جب بھی دعا کرتے آپ پر رقت طاری ہو جاتی اور ہمیشہ لمبی دعا کیا کرتے تھے۔

آپ کی قبولیتِ دعا کا اس قدر چرچا تھا کہ جماعت کے اکثر احباب آپ کو دعا کے لئے کہا کرتے تھے۔ حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب، قادیان کے جن چند بزرگوں کو جماعتی ترقیات کے لئے دعاؤں کے خطوط تحریر فرمایا کرتے تھے ان میں سے ایک آپ بھی تھے۔

آپ کو مسجد مبارک قادیان میں ایک لمبا عرصہ امام الصلوٰۃ رہنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ پھر اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزارِ مبارک پر ایک وقت تک اجتماعی دعا کروانے کی بھی توفیق ملتی رہی۔

آپ نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ دار المسیح میں بسر کیا جہاں آپ کا قیام مسجد مبارک کی چھوٹی سیڑھیوں سے ملحق حضرت اماں جان سیّدہ نصرت جہاںؓ بیگم صاحبہ کے کمرہ میں تھا۔ آپ دن کا بیشتر حصہ مسجد مبارک میں عبادت اور دعاؤں میں گذارتے۔

امّاں جان کی شفقت ومحبّت

حضرت اماں جان آپ سے بے حد شفقت کا سلوک فرمایا کرتی تھیں۔ نانا جان آپ کی شفقت ومحبت کا ایک نہایت ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہیں کہ: میری پہلی بیوی کے بطن سے میرے دو بچے ایک ہی دن میں فوت ہو گئے، اس نیک بی بی نے قابل تقلید نمونہ دکھایا۔ قطعاً جزع فزع نہ کی بلکہ تسبیح وتحمید میں لگی رہی۔ ایک طرف اس کی یہ حالت تھی اور دوسری طرف وہ بیعت بھی نہ کرتی تھی۔ بالآخر میں اسے قادیان لے آیا۔ حضرت اماں جانؓ نے دو عزیز بچوں کے انتقال کا سنا تو آپ نے اس قدر شفقت اور محبت کا برتاؤ کیا اور اس قدر تسلی دی کہ جس سے اس کو بہت اطمینان حاصل ہوا۔ اور وہ اپنے گھر جا کر بھی حضرت اماں جان کے محبت بھرے کلمات کا ذکر کرتی رہی۔ بار بار یہ کہتی کہ حضرت اماں جان تو سگی ماں سے بھی زیادہ اچھا سلوک کرتی ہیں۔ آپ کی اس محبت اور شفقت نے اس کی طبیعت کو بدل دیا اور اسی کے نتیجہ میں اس نے بالآخر احمدیت بھی قبول کر لی۔

صبر وثبات کا عظیم مظاہرہ

آپ نے اپنی زندگی میں کئی مقامات پر صبر وثبات کا عظیم مظاہرہ پیش کیا۔ آپ کے فرزند ڈاکٹر محمد احمد عین جوانی کی حالت میں عدن میں وفات پا گئے۔ جواں سال بیٹے کی موت ویسے ہی روح فرسا ہوتی ہے اوپر سے وہ بھی دیارِ غیر میں کہ جہاں آپ کو اس کا آخری دیدار بھی نصیب نہ ہو سکا۔ لیکن رضائے الٰہی کے سامنے سر جھکا دینے والی ایسی بہت کم مثالیں آپ کو ملیں گی جیسی حاجی صاحب نے قائم کی کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھنے کے بعد فرمایا: اچھا خدا کی مرضی۔ آپ کے چہرے پر حزن وملال کی پرچھائیاں ضرور تھیں لیکن زبان نے وہی ادا کیا جس کا خدا کی طرف سے حکم تھا۔

وفات

عام طور پر آپ کی صحت ہمیشہ اللہ کے فضل سے اچھی رہی لیکن آخری ایام میں بندشِ پیشاب کے مرض نے ایسا غلبہ پایا کہ آپ لمبا عرصہ صاحبِ فراش رہے۔ ۱۹۶۵ء میں جب آپ قادیان سے بیوی بچوں کو ملنے پاکستان آئے تو بیماری اور زیادہ شدت اختیار کر گئی۔ چنانچہ آپ کو میو ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا جہاں ۷۹ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ حاجی صاحب اللہ کے فضل سے موصی تھے اس لئے آپ کو بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اَلْاِسْلَام وَالتَّحَدِّيَاتُ الْمُعَاصَرَة

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف "Islam's Response to Contemporary Issues" کا عربی ترجمہ "اَلْاِسْلَام وَالتَّحَدِّيَاتُ الْمُعَاصِرَة" کے نام سے شائع شدہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کتاب سنجیدہ اہل علم طبقہ میں بہت قبولیت حاصل کر رہی ہے۔ چنانچہ دار الشفیق پبلشرز دمشق نے اپنے ایک عربی خط میں اس پر جو تبصرہ کیا ہے اس کے بعض حصوں کا ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ:

"سب سے پہلے مَیں اپنی اس خوشی اور مسرت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو مجھے آپ کی کتاب "اَلْاِسْلَامُ وَالتَّحَدِّيَاتُ الْمُعَاصَرَة" کے پڑھنے سے ہوئی۔ کتاب کے مضمون کو جس تفصیل، ربط اور ترتیب کے ساتھ آپ نے پیش فرمایا ہے وہ دل موہ لینے والا ہے۔ اور آپ نے اس زرخیز مضمون کے ذریعہ اسلامی علوم میں گرانقدر اضافہ فرمایا ہے"۔

"مَیں اس بات کی بھی گواہی دئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ کتاب مشکل معاملات کو زیر بحث لانے میں خالص اسلامی فہم پیش کرتی ہے جس کی بنیاد اسلامی نصوص اور تاریخ اسلام پر ہے۔ اور یہ تحقیقی کتاب اکیسویں صدی کے شروع میں نمودار ہونے والی ضروریات کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی ہے اور اس مرحلہ میں اس کی تالیف میں اسلامی نصوص کا برمحل استعمال اور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد کے مسلمانوں کی تاریخ کو خاص اہمیت دینا وغیرہ ایسے امور ہیں جو اس کتاب کے خمیر کے خالص اسلامی مٹی سے اٹھنے پر دلیل ہے۔

میرا تأثر ہے کہ اس کتاب نے اپنے مضمون کا حق ادا کر دیا ہے۔ یہ عظیم الشان مضمون جماعت احمدیہ کے افراد کی جہد کا نتیجہ ہے جو کہ صدق اور جوش و جذبے کے ساتھ اسلامی ورثے کا مطالعہ کرتی ہے۔ اور پھر اس کو اس دین کے شایان شان طریق پر دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ یہی وہ ہدف ہے جو اسلام کا ہدف ہے اور میرے خیال میں جماعت احمدیہ اس کی تکمیل میں تندہی سے سرگرم عمل ہے۔ **اور مجھے تو جماعت احمدیہ میں اس صحیح اسلام کا چہرہ نظر آرہا ہے۔** خصوصاً اس لئے بھی کہ اب اسلامی حکومتوں کا مرحلہ بھی اختتام کو پہنچ رہا ہے اور تقلیدی اور سلفی اندازِ فکر بھی غلبۂ اسلام کے دعویٰ سے عاجز ہونے کا اعلان کر رہا ہے۔

جو ذمہ داری اس وقت جماعت احمدیہ نے اٹھائی ہے وہ بہت بڑی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ اور دمشق میں موجود احمدیوں سے گفت و شنید سے یہی محسوس ہوتا ہے کہ آپ لوگ اپنے علم و عمل سے ثابت کر رہے ہیں کہ آپ اسلام کی پوری قوت اپنے اندر رکھتے ہیں"۔

مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا کے

۳۰ویں سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

مقامی ٹی وی اور ریڈیو پر اجتماع کی کوریج

(نسیم احمد بٹ، مربی سلسلہ کالابار، نائیجیریا)

مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا کا ۳۰واں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۹؍مارچ تا ۳۱؍مارچ ۲۰۰۲ء اپنی اعلیٰ اور بابرکت روایات کے ساتھ بمقام کالابار منعقد ہوا۔

پہلا دن

رجسٹریشن صبح شروع ہوئی۔ نماز جمعہ مکرم عبدالخالق نیر صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا نے پڑھائی۔ آپ نے ۲۳؍مارچ کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت بیان کی۔ خطبہ جمعہ کے بعد علمی اور ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔

علمی مقابلوں میں تلاوت قرآن کریم، تقریر، حفظ قرآن اور تجوید القرآن کے مقابلے ہوئے۔ اسی طرح ورزشی مقابلوں میں فٹ بال، ٹیبل ٹینس، ۱۰۰، ۲۰۰ اور ۴۰۰ میٹر کی دوڑیں شامل تھیں۔

صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی زیر ہدایت دو گروپ بنائے گئے جنہوں نے Motherless Babies Home. اور General Hospital Kalabar. میں غرباء میں تحائف تقسیم کئے۔ جس سے لوگ بہت خوش ہوئے۔

نماز مغرب وعشاء جمع کی گئیں جس کے بعد خاکسار مربی سلسلہ کالابار نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے ایک پہلو "ہمدردیٔ مخلوق" کے موضوع پر تقریر کی۔

رات کو مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں مکرم عبدالخالق صاحب مبلغ انچارج نے سوالات کے جوابات دئے۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد جہاد کے موضوع پر ایک تقریر ہوئی جو معلم Asimowiyy نے کی اور جہاد کے مفہوم پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ پھر اجتماعی ورزش ہوئی اور باقی مقابلہ جات جاری رہے۔

بعدہٗ باقاعدہ طور پر افتتاحی پروگرام ہوا جس کی صدارت مکرم مبلغ انچارج صاحب نے کی اور جماعت احمدیہ کا جھنڈا لہرایا جبکہ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام الاحمدیہ کا جھنڈا لہرایا اور مکرم الحاجی نوردین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس نے نائیجیریا کا جھنڈا لہرایا۔ بعدہٗ تمام علاقہ کے خدام نے مارچ پاسٹ پیش کیا۔

اس پروگرام میں مہمان خصوصی Cross River State کے گورنر نے اپنے سپیشل ایڈوائزر Mr.John Omorie کو بھیجا۔ اسی طرح گورنر کے سپیشل ایڈوائزر برائے سپورٹس بھی شامل ہوئے۔ اس اجلاس میں مسلمان علماء کے علاوہ جماعت احمدیہ کیمرون کے صدر بھی شامل ہوئے۔

مکرم A.F.A.Alatoye نے "Islam's view on the role of politician in a pluralistic society" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر مکرم مشنری انچارج صاحب نے خدام کو نصائح کیں اور سب احباب کا شکریہ ادا کیا اور مہمانوں کو جماعتی کتب تحفۃً دیں۔

سیمینار نو مبایعین

نماز مغرب وعشاء کے بعد نومبایعین کے لئے ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس میں نومبایعین نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات بتائے۔ اسی طرح رات کو خدام کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔

تیسرا دن

تیسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد نائب صدر مجلس انصاراللہ نائیجیریا نے خدام کو نصائح کیں جس کے بعد مکرم عبدالخالق صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا کی صدارت میں مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا کے نئے صدر کا انتخاب ہوا۔

اس کے بعد ایک تقریر ہوئی جس کا موضوع "Misconception on the punishment for Adultery, Apostacy and theft in Islam" تھا۔ اور یہ تقریر مکرم Dr.Saheed Timehin نے کی۔ اس کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے تمام خدام کو نصائح کیں اور پھر خدام کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ کالابار کے صدر جماعت الحاجی الحسن صاحب نے بھی احباب کا شکریہ ادا کیا اور کیمرون کے صدر جماعت نے بھی خدام کو نصائح کیں۔

آخر پر صدر مجلس نے سب کا شکریہ ادا کیا اور مکرم عبدالخالق صاحب نیر مبلغ انچارج نے نصائح کیں اور دعا کے ساتھ اس اجتماع کا اختتام ہوا۔

کالابار ٹیلیویژن نے باقاعدہ اجتماع کے پروگرام دکھائے اور ریڈیو نے بھی اجتماع کے بارہ میں اعلانات کئے۔ اسی طرح اخبارات میں بھی اعلان شائع ہوئے۔

اس اجتماع میں ملک کی مختلف جماعتوں سے ۷۵۰ خدام بطور نمائندہ شامل ہوئے۔

For any Business/Commercial Requirments
Complete Financial Packages Can Be Arranged
Contact
Iqbal Ahmad BA AIB MIAP
Former Bank Executive. Vice President/General Manager UK
Mobile: 07957-260666
www.commloans.co.uk — e-mail: comm.it@virgin.net
NACFB Member of the National Association of Commercial Finance Brokers

MTA + DIGITAL CHANNELS skydigital
You can now watch MTA on 13°E and on Sky 28.2°E in UK and Europe.
We supply and install all makes, for fixed or motorised systems across UK and Europe.
Installation engineer's phone numbers as listed:

UK ENGINEER LIST	
London:	0208 480 8836
London:	07900 254520
London:	07939 054424
London:	07956 849391
London:	07961 397839
High Wycombe:	01494 447355
Luton:	01582 484847
Birmingham:	0121 771 0215
Manchester:	0161 224 6434
Sheffield:	0114 296 2966
W.Yorkshire:	07971 532417
Edingburgh:	0131 229 3536
Glasgow:	0141 445 5586

EUROPE ENGINEER LIST	
France:	01 60 19 22 85
Germany:	08 25 71 694
Germany:	06 07 16 21 35
Italy:	02-35 57 570
Spain:	09 33 87 82 77
Holland:	02 91 73 94
Norway:	06 79 06 835
Denmark:	04 37 17 194
Sweden:	08 53 19 23 42
Switzerland:	01 38 15 710

PRIME TV
B4U
SONY
BANGLA TV
ARY DIGITAL
ZEE TV

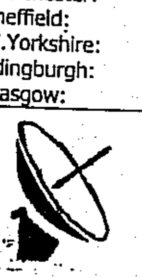

MAIL ORDER
EXPORT
SMS, Unit 1A Bridge Road
Camberley, Surrey. GU15 2QR. UK
Tel: 01276 20916 Fax: 01276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

اطفال الاحمدیہ کی
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ سے ملاقات

۱۴؍نومبر ۱۹۹۹ء کو یو۔کے۔کے بعض مقامی اطفال کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی جس میں بچوں نے مختلف سوالات کئے جن کے حضور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت آسان اور عام فہم انداز میں جوابات ارشاد فرمائے۔ذیل میں اس دلچسپ مجلس کے چند منتخب سوال و جواب ہدیۂ قارئین ہیں۔

سوال: مَیں خدا سے کیا دعا کروں کہ وہ مجھے ماں باپ کا کہنا ماننے کی توفیق دے؟

جواب: یہی دعا جو تم کر رہے ہو اور کیا دعا ہوگی اس کی۔اللہ میاں مجھے کہنا ماننے کی توفیق دے۔جب دعا مانگو تو کوشش بھی کرنی ہوگی۔یہ تو نہیں کہ سارا دن ماں باپ کو تنگ کرو اور رات کو دعا مانگا کرو۔جب دعا مانگتے ہو تو پہلا اثر دل کا ہوتا ہے۔اگر سچے دل سے دعا مانگی تو خود بخود تمہیں توفیق مل جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے بچے سے استفسار فرمایا: کیا تم اپنے ماں باپ کے فرمانبردار ہو؟

بچے نے جواب دیا کبھی کبھی!

حضور نے فرمایا: جب کبھی مانتے ہو تو پھر دعا کیسی۔دعا کرو اللہ میاں مجھے ہمیشہ ماں باپ کی بات ماننے کی توفیق دے۔پھر جب خیال آئے کہ نافرمانی کرنی ہے اسی وقت اپنی دعا یاد کر لیا کرو۔

......☆......☆......☆......

سوال: حضور آپ نے کتنی کتابیں لکھی ہیں؟ ان کتابوں میں آپ کی سب سے پسندیدہ کتاب کونسی ہے؟

جواب۔جو مَیں نے کتابیں لکھی ہیں، ساری لکھی نہیں ہیں۔خطبات جو ہیں ان کی کتابت ہوتی ہے ان کی کتابیں بن جاتی ہیں۔خاص طور پر جلسے وغیرہ کی تقریریں اور لکھے ہوئے خطبات اکٹھے کئے جائیں اور ان کو کتاب بنایا جائے تو بہت بڑی کتاب بن جائے گی۔لیکن مجھے جو اپنی کتاب پسند ہے وہ "Revelation" انگریزی والی ہے کیونکہ اس میں مَیں نے اپنی زندگی کے تجربات کا نچوڑ پیش کر دیا ہے۔ساری زندگی میں جو مجھ سے مختلف سوال ہوئے ان کے جوابات ذہن میں آتے رہے وہ مَیں نے اکٹھے کر دئے ہیں اس کتاب میں۔

......☆......☆......☆......

سوال: حضور مَیں تحریک وقف نو میں شامل ہوں۔وقف نو بچوں کو کون سے شعبہ میں دلچسپی لینی چاہئے۔مجھے حساب اور سائنس کے مضمون پسند ہیں؟

جواب: بس اسی میں دلچسپی لیں۔ہر وقف نو والوں کو ہم یہی کہتے ہیں کہ جس میں دل لگتا ہو اور جس کے مطابق دماغ اللہ میاں نے بنایا ہو اسی شعبے میں دلچسپی لو۔جب بڑے ہو جاؤ گے تو اس حصہ میں جماعت کی جو خدمت ہو سکتی ہو وہ کرنا۔

......☆......☆......☆......

سوال: حضور مَیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو میں شامل ہوں۔اس وقت میری عمر بارہ سال ہے۔اس وقت مجھے سب سے زیادہ توجہ کس بات پر دینی چاہئے؟

جواب: بارہ سال کی عمر میں بچے عموماً جوان ہو جاتے ہیں یا جوان سمجھے جاتے ہیں۔جوانی کے متعلق ہر ملک کا قانون الگ الگ ہے۔لیکن عام قاعدہ یہی سمجھا جاتا ہے کہ بارہ سال تک جوان ہو جاتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے بارہ سال کی اہمیت یہ بیان کی ہے کہ بارہ سال کی عمر میں نماز روزے کے متعلق کوئی زبردستی نہیں کرنی چاہئے۔ماں باپ بعض دفعہ مارتے ہیں۔مارنا وہ بالکل بند کردیں۔جو تربیت کرنی ہے پہلے کے دور میں کرلیں سات سال سے دس سال تک پیار سے سمجھائیں۔اس کے بعد پھر تھوڑا تھوڑا بے شک دس سے بارہ سال کے درمیان معمولی سی بدنی سزا بھی دے دیں۔مگر بارہ سال کے بعد بچے کا معاملہ خدا پہ چھوڑ دیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ماں باپ کو جوابدہ نہیں ہیں بلکہ اللہ کو جوابدہ ہیں۔بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔اس لئے اس ذمہ داری کو سمجھو کہ تمہارے نماز روزے کا حساب اب ماں باپ سے نہیں اللہ سے ہوگا۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
(درثمین)

ساراگوسا کے سالانہ بک فیئر
(Feri De Libro De Zaragoza)
کے موقع پر
جماعت احمدیہ سپین کا بکسٹال

(رپورٹ: سید عبداللہ ندیم۔مبلغ سپین)

Zaragoza شہر جو کہ پیدرو آباد سے تقریباً ۲۰۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے،میں ۶؍جون سے ۱۶؍جون ۲۰۰۲ء تک Feria de Libros منعقد ہوا۔اس Feria میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سپین کو بھی اپنا بکسٹال لگانے کی توفیق ملی۔Feria de Libros کا افتتاح مورخہ ۶؍جون ۲۰۰۲ء کی شام ساڑھے سات بجے بلدیہ Zaragoza کے نمائندہ نیز Consegeria de Cultura کے نمائندے نے کیا۔یہ دونوں احباب Feria de Libros کے منتظم کے ہمراہ ہمارے بکسٹال پر بھی تشریف لائے۔چنانچہ اس موقعہ پر انہیں Socialogia Islamica کی ایک کاپی تحفۃً دی گئی۔

بکسٹال کو قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم، خانہ کعبہ کی تصویر نیز حضور انور ایدہ اللہ کی تصویر سے مزین کیا گیا تھا تاکہ سٹال پر تشریف لانے والے تمام احباب کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔

بکسٹال کو افتتاح کے روز ہی Zaragoza کے اخبار "Heraldo De Zaragoza" کا نمائندہ مع فوٹو گرافر کے ہمارے سٹال پر تشریف لائے۔خاکسار سے مختصر انٹرویو کیا،تصاویر لیں۔

اگلے روز کی اخبار (۸؍جون ۲۰۰۲ء کی اشاعت) میں نمایاں تصویر کے ساتھ ہمارے سٹال کا تعارف پیش کیا جس میں قرآن مجید کے مختلف تراجم کا خصوصی ذکر کیا۔

اسلام اور احمدیت کے بارہ میں ابتدائی معلوماتی فولڈرز سٹال پر رکھے گئے تھے جن میں سے زائرین اپنی پسند کے فولڈرز لے جاتے رہے۔اس طرح ۱۱۵۱ کی تعداد میں فولڈرز تقسیم ہوئے۔فولڈرز کے علاوہ بعض چھوٹے کتابچے بھی تحفۃً دئے گئے جن کی تعداد ۶۰ تھی۔

دوران Faria ۱۸۷۰؍افراد ہمارے سٹال پر تشریف لائے۔

"Heraldo De Zaragoza" اخبار نے ۸؍جون کی اشاعت میں جو خبر ہمارے سٹال کے متعلق شائع کی وہ درج ذیل ہے:۔

"گران ویا (سڑک کا نام جہاں بک فیئر لگا تھا) موبائل بکسٹالز کی جگہ

کتابوں کا میلہ کچھ نئی دلچسپ چیزوں کے ساتھ کتابوں کی پیشکش میں اضافہ کر رہا ہے۔کچھ لوگ ایسے ہیں جو گران ویا (جگہ کا نام) آتے وقت اپنے ذہن میں کوئی خاص موضوع، کسی مصنف یا ایڈیٹر کو رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔اور بہت سے ایسے ہیں جو سٹالز کے پاس سے کتب پر نظر ڈالتے ہوئے گزرتے چلے جاتے ہیں کہ شاید انہیں کوئی حیران کن اور پسندیدہ دلچسپ کتب مل جائیں۔سٹال نمبر ۲۹ پر آنے والے زیادہ تر لوگوں کا یہی معاملہ ہے جو کہ احمدیہ مسلم مشن کا سٹال ہے جس کی کتب کی نمائش بہت ہی کشش اور تجسس کا باعث ہے۔

اگرچہ اس موبائل بکسٹال کو مختلف ملکی بک فیئرز میں شمولیت کا تجربہ ہے لیکن Zaragoza میں یہ ان کی پہلی شمولیت ہے۔ان کی پیشکش غیر معمولی ہے۔جس کا مرکزی نکتہ اسلامی مذہب کی تمام قسم کی کتب کی اشاعت ہے۔قرآن مجید سے لے کر جس کا ترجمہ بہت سی زبانوں میں ہے نبیوں کے حالات زندگی تک۔اس سٹال پر اسلامی تعلیمات کی فلاسفی کی کتب،عورت کے بارہ میں اسلامی نقطہ نظر،بچوں کی راہنمائی کے لئے باتصویر کتب موجود ہیں۔

جماعت احمدیہ کی Zaragoza میں کوئی مستقل دوکان نہیں ہے لیکن ممکن ہے Zaragoza کی پبلک جس میں صرف مسلمان ہی نہیں جلد یہاں دکان کا مطالبہ کریں۔

سٹال کے ذمہ دار آدمی نے بتایا کہ کل افتتاحی دن ہونے کی وجہ سے کتب کی فروخت اچھی رہی اور امید ہے کہ آئندہ دنوں میں بھی ایسا ہی ہوگا۔اور ہو سکتا ہے کہ آئندہ چار سال تک یہ دوبارہ بک فیئر میں شمولیت کے لئے نہ آسکیں۔

زائرین میں سے کچھ آتے ہیں اور گزر جاتے ہیں لیکن کچھ ہیں جو سٹال نمبر ۲۹ پر رکتے ہیں"۔

اللہ کرے یہ بک سٹال بہت سی پیاسی روحوں کو سیرابی دینے کا باعث بنے اور آئندہ کے لئے نئی راہیں کھلیں۔آمین

KMAS TRAVEL

Service at your door step

☆......کیا آپ موسم گرما میں پاکستان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟
☆......کیا آپ عین وقت پر پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں؟
☆......کیا آپ نے اپنی نشست محفوظ کروالی ہے؟ اگر نہیں
تو اپنا پروگرام ترتیب دے کر آج ہی ہمیں فون کریں۔بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں
ہماری ترقی کا راز — آپ کا پرخلوص تعاون

KMAS TRAVEL-DARMSTADT

Phono: 06151- 8700646 - 0170-5534658 - Fax: 06150-866394

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ اور قبولیت دعا

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: "دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے، اگر مُردہ زندہ ہوسکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر اسیر رہائی پاسکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر گندے پاک ہوسکتے ہیں تو دعاؤں سے مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے"۔ (لیکچر سیالکوٹ)۔

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۱؍جنوری اور ۲۲؍مارچ ۲۰۰۲ء میں مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب نے اپنے مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحابؓ کے قبولیت دعا کے واقعات قلمبند کئے ہیں۔

حضرت منشی محمد اسماعیل صاحبؓ کے ماموں چودھری محمد بخش صاحب پر گورنمنٹ نے ایک مقدمہ کردیا۔ ڈپٹی کمشنر خلاف تھا اور ذاتی دلچسپی لے کر ان کو سزا دلوانے کا خواہشمند تھا۔ ملزموں میں ایک ہندو سیٹھ بھی شریک تھا۔ آپؓ نے ان کے لئے دعا کی تو آواز آئی کہ ہم اس کو اپنی رحمتُ میں لے لیں گے۔ چنانچہ منشی صاحبؓ نے یہ الہام بہت سے لوگوں کو سنایا۔ جب فیصلہ سنایا گیا تو ہندو سیٹھ کو چھ سال قید اور چھ ہزار روپے جرمانہ کی سزا ہوئی جبکہ چودھری صاحب کو چھ ماہ قید اور چھ سو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔ حضرت منشی صاحبؓ کو اس کی اطلاع ملی تو آپؓ سجدے میں گر گئے اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ تُو جانتا ہے کہ یہ بات مَیں نے اپنی طرف سے نہیں بنائی، پھر ان کو سزا کیسے ہوگئی؟۔ ابھی آپؓ سجدہ میں ہی تھے کہ اطلاع آگئی کہ چودھری صاحب کی ضمانت ہوگئی ہے۔ پھر اپیل کی گئی تو چودھری صاحب بری ہوگئے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہر سزا سے محفوظ رکھا۔

جب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور مکرم قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ (سابق مبلغ امریکہ) نے ۱۹۱۴ء میں بی۔اے کا امتحان دیا تو حضرت منشی محمد اسماعیل صاحبؓ کو بھی دعا کے لئے کہا۔ آپؓ نے دعا کی تو دیکھا کہ ایک شخص نے ایک چھوٹا سا گول شیشہ پکڑا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ میاں کا پاس ہونا تو اتنا مشکل ہے جتنا اس سوراخ سے گزرنا مگر ہم میاں کو پاس کردیں گے اور قاضی صاحب کے متعلق پھر دیکھا جائے گا۔ جب حضرت میاں صاحبؓ کو یہ خواب سنائی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ میرا ایک پرچہ اتنا خراب ہوگیا ہے کہ کوئی عقلمند مجھے اس میں پاس نہیں کرسکتا۔ لیکن جب نتیجہ نکلا تو آپؓ پاس ہوگئے اور قاضی صاحب کی کمپارٹ آگئی۔

حضرت مولوی غلام رسول راجیکی صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ غازیکوٹ ضلع گورداسپور کے رئیس چودھری نتھے خانصاحب ایک مخلص احمدی تھے۔ انہوں نے وہاں ایک جلسہ کا انتظام کیا جو دوپہر کے بعد شروع ہونا تھا۔ غیر احمدیوں نے اُسی روز صبح کے وقت جلسہ کا پروگرام بنالیا اور حسب روایت اُس میں فحش گوئی اور دشنام دِہی شروع کردی۔ ابھی چند ہی منٹ گزرے تھے کہ ایک زوردار آندھی چلی جس نے اُن کے جلسہ کا سائبان اور قناتیں اکھاڑ پھینکیں اور اُن کی شکلیں مٹی سے ایسی اَٹ گئیں کہ دکھائی نہ دیتی تھیں۔ دوپہر کے بعد جب ہمارا جلسہ شروع ہونا تھا تو آندھی اُس وقت تک چل رہی تھی۔ مَیں نے حاضرین کو ساتھ ملاکر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آندھی کے ذریعہ ہمارے اور ہمارے دشمنوں میں فرق ظاہر فرمادے۔ ابھی دعا جاری تھی کہ یکدم آندھی رُک گئی اور باد نسیم میں تبدیل ہوگئی اور جلسہ بخیروخوبی منعقد ہوا۔

مولوی رحمت علی صاحبؓ نے ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ دریائے بیاس کے پار راجپورہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے مجھے گزارہ کے لئے کچھ زمین دے رکھی تھی۔ ایک روز مَیں ایک من آٹا سر پر رکھے واپس آرہا تھا کہ راستہ میں ہی اندھیرا چھاگیا۔ میرے ساتھ ایک شخص اَور بھی تھا۔ جب ہم دریا پر پہنچے تو اس میں سیلاب کی صورت پیدا ہوچکی تھی لیکن اندھیرے کی وجہ سے اندازہ نہ لگ سکا۔ جب ہم دریا میں داخل ہوئے تو میرے پاس بوجھ تھا اور پانی کی رفتار کافی تیز تھی۔ اچانک تیز ریلا آیا۔ وہ شخص جوں توں پار کرگیا لیکن مَیں بہتا ہوا دُور تک چلا گیا۔ وہاں ایک بہت بُرا گڑھا تھا جس میں جب مَیں داخل ہوگیا تو سامنے موت نظر آنے لگی اور مجھے اپنی موت کا اتنا یقین ہوگیا جتنا سامنے چمکتے ہوئے سورج کا ہوسکتا ہے۔ مَیں نے درددل سے اپنے مولا سے فریاد کی کہ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، ان کی ماں بھی کوئی نہیں، ان کا کیا بنے گا، مجھ پر رحم فرما۔ تب مَیں نے یکدم محسوس کیا کہ اس خوفناک جگہ میں سے کسی طاقتور وجود نے مجھے اوپر اٹھالیا ہے اور اُس جگہ لاکر کھڑا کردیا جہاں میرے قدم زمین پر لگ گئے اور مَیں بحفاظت کنارہ پر آگیا۔ جو دوسرا آدمی میرے ساتھ تھا اُس نے گاؤں پہنچ کر مشہور کردیا کہ مجھے پانی بہاکر لے گیا ہے اور یقیناً مَیں ڈوب چکا ہوں۔ اُس کی بات حالات کے پیش نظر بالکل سچی تھی۔ لوگ دریا کے گڑھے کی طرف بھاگے کہ شاید میری لاش پکڑی جاسکے۔ اتنے میں مَیں بھی اُن کے پاس پہنچ گیا۔

حضرت مولوی رحمت علی صاحبؓ ایک واقعہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار گاڑی میں سفر کرتے ہوئے آپؓ کی آنکھ لگ گئی اور آپؓ دو سٹیشن آگے نکل آئے۔ ٹکٹ چیکر نے آپؓ کو جگاکر ٹکٹ چیک کی تو کہا کہ اگلے سٹیشن پر اُتر کر آپؓ کو جرمانہ دینا ہوگا۔ اُس وقت میرے پاس بالکل کوئی رقم نہ تھی اور نہ ہی مَیں کسی سے مانگنا چاہتا تھا۔ چنانچہ مَیں نے حضرت مسیح موعودؑ کی آڑے وقت کی دعا مانگنی شروع کردی: "اے میرے محسن اور اے میرے خدا! مَیں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُرمعصیت اور پُرغفلت ہوں۔ تُو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تُو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اَب بھی مجھ نالائق اور پُرگناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے چارہ گر کوئی نہیں۔ آمین ثم آمین"۔ ابھی دعا ختم ہی کی تھی کہ سٹیشن آگیا اور مَیں گاڑی سے اُتر کر پلیٹ فارم سے باہر جانے کے راستہ کی طرف بڑھا۔ وہاں وہی ٹکٹ کلکٹر کھڑا تھا۔ اُسی نے میرا ٹکٹ دوبارہ چیک کیا اور مجھے باہر جانے کی اجازت دیدی۔

مکرم فتح محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۱۷ء میں مجھے ککروں کی سخت تکلیف ہوگئی۔ ایک رات حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کو بلایا۔ انہوں نے ایک دوا لگائی اور چلے گئے۔ گھر جاکر انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت اماں جانؓ سے بیان کیا کہ فتح محمد کی دائیں آنکھ قریباً ضائع ہوچکی ہے اور آنکھوں کی پتلی سے لے کر آنکھ کے آخر تک زخم ہے۔ اس پر حضورؓ اور حضرت اماں جانؓ کے دلوں میں ایسا درد پیدا ہوا کہ انہوں نے میرے لئے دعا کی۔ رات کو حضورؓ نے رؤیا میں دیکھا کہ مَیں حضورؓ کے سامنے بیٹھا ہوں اور میری دونوں آنکھیں صحیح سلامت ہیں۔ حضورؓ نے صبح یہ رؤیا حضرت اماں جانؓ کو سنایا تو وہ اُسی وقت خوشی خوشی ہمارے گھر تشریف لائیں اور مبارکباد دی کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت دیگا۔ بعد میں میر صاحبؓ تشریف لائے تو سخت حیران ہوئے کہ ایک ہی رات میں زخم کا زیادہ حصہ مندمل ہوچکا ہے۔ اس کے بعد بیماری گھٹنی شروع ہوئی اور جلد ہی میری دونوں آنکھیں درست ہوگئیں اور اللہ تعالیٰ نے خدمت سلسلہ کا موقع بھی دیا اور ہندوستان کے ایسے علاقوں میں کام کیا جہاں لُو اور دھوپ سے آنکھوں کے خراب ہونے کا خدشہ تھا لیکن میری آنکھیں بالکل درست رہیں۔

۱۹۰۲ء کے اہم واقعات

ماہنامہ "انصاراللہ" جنوری ۲۰۰۲ء میں ۱۹۰۲ء کے حوالہ سے اہم واقعات اور تصانیف کے بارہ میں ایک مضمون مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

☆ حضرت مسیح موعودؑ کی تجویز کے پیش نظر جنوری ۱۹۰۲ء میں جناب مولوی محمد علی صاحب کی زیرادارت انگریزی اور اردو زبانوں میں رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" شائع ہوگیا۔ اس رسالہ نے بڑی شہرت پائی۔ کئی سعید روحوں نے حق قبول کیا۔ بعض اخبارات مثلاً "البیان" لکھنؤ، "ملت" لاہور، "کریسنٹ" لورپول اور "ریویو آف ریویوز" لندن نے اس پر تبصرے لکھے۔ بعض معروف شخصیات نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیا جن میں نومسلم محمد الیگزینڈر رسل ویب (امریکہ)، شیخ عبداللہ کوئیلم (برطانیہ)، کونٹ ٹالسٹائے (روس) اور پروفیسر ہاٹسما (ایڈیٹر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام) شامل ہیں۔

☆ ۱۹۰۲ء میں جماعتی چندوں کا باقاعدہ نظام قائم ہوا۔ ۵؍مارچ کو حضورؑ نے ایک اشتہار میں ہدایت فرمائی کہ ہر ایک احمدی لنگر خانہ اور مدرسہ کی ضروریات کے لئے اپنی استطاعت کے مطابق ماہوار چندہ اپنے پر مقرر کر کے مولوی عبدالکریم صاحب کو اطلاع دے۔ اور اگر کوئی تین ماہ تک اس کی اطلاع نہیں دے گا تو اُس شخص کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔

☆ اخبار "البدر" ۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۲ء کو جاری ہوا۔ نمونہ کا پرچہ "القادیان" کے نام سے چھپا۔ اس کے بعد حضورؑ نے اس کا نام "البدر" تجویز فرمایا۔ اخبار کے مالک و مدیر مکرم بابو محمد افضل صاحب اور مینیجر مکرم منشی فیض علی صابر صاحب تھے۔

☆ ۱۲؍ستمبر ۱۹۰۲ء کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے نکاح کی تقریب ہمراہ محترمہ سرور سلطان صاحبہ بنت مکرم مولوی غلام حسن صاحب پشاوریؓ منعقد ہوئی۔ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ نے اس نکاح کا اعلان فرمایا۔ شادی مئی ۱۹۰۶ء میں ہوئی۔

☆ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ کے پہلے نکاح کی تقریب عمل میں آئی جو مکرمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہؓ بنت حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحبؓ سے طے پایا تھا۔ اس نکاح کا اعلان بھی حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ نے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔ رخصتی اکتوبر ۱۹۰۳ء میں ہوئی۔

☆ ستمبر ۱۹۰۲ء میں حضورؑ نے ڈوئی کو دعوت مباہلہ بذریعہ اشتہار دی۔ اس دعوت مباہلہ کا امریکی اخبارات میں خوب چرچا ہوا۔ آخرکار ڈوئی جلد ہی اخلاقی موت کا شکار ہوا اور پھر فالج کے حملہ کے نتیجہ میں لمبا عرصہ معذور رہنے کے بعد مارچ ۱۹۰۷ء میں بڑی حسرت سے موت کا شکار ہوا۔

☆ برطانیہ میں کلپٹن کے ایک پادری ہیوگ سمتھ پگٹ نے ۹؍ستمبر ۱۹۰۲ء کو خدائی کا دعویٰ کیا۔ پگٹ شدید مخالفِ اسلام تھا۔ حضورؑ نے اس کو ایک اشتہار کے ذریعہ متنبہ کیا۔ ۲۳؍اگست ۱۹۰۳ء کو ایک اَور اشتہار میں اس کی نامرادی کی پیشگوئی شائع فرمادی جس کے مطابق یہ جلد ہی موت کا شکار ہوا۔

☆ ۱۹۰۲ء میں ایک ہزار پانچ سو اٹھارہ احباب نے بیعت کا شرف حاصل کیا جو برصغیر اور بیرونی ممالک کے ۶۶ مقامات سے تعلق رکھتے تھے۔

☆ ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی درج ذیل تصانیف کی اشاعت ہوئی:-

۱۔ دافع البلاءِ وَ معیار اَھل الاصطفآء
۲۔ الھُدیٰ وَالتّبصِرةُ لِمَن یّریٰ
۳۔ نزول المسیح۔ ۴۔ کشتی نوح۔ ۵۔ تحفۃ الندوہ

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
27/09/2002 – 03/10/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Friday 27th September 2002
27 Tabook 1381
19 Rajab 1423

00.05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, News
01.00 Yassarnal Quran Class: Lesson No. 35
Presented by Qari Muhammad Ashiq
01.30 Majlis-e-Irfan: Q/A Session with Huzoor: Rec: 08.06.01
02.05 Quiz Programme. Quiz on general knowledge.
02.40 MTA Sports: Final Kabadee Match Faisalabad vs Lahore
03.35 Around the Globe: A Documentary 'Alaska's Portrait and wildlife'. USA
04.35 Seerat un Nabi (saw): Discussion Programme Hosted by Saud Ahmad Khan prog No. 65
05.05 Homeopathy Class: Lesson No.95
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.15 Tilawat, MTA News
06.45 Liqaa Ma'al Arab: Session no. 272 Rec:10.04.97
07.45 Siraiki Prog: Seerat un Nabi (saw) Prog No. 16 Hosted by Jamal-ud-Din Shams
08.20 Siraiki Dars-e-Hadith, topic: 'Hospitality'. Hosted by Jamal-ud-Din Shams
08.45 Majlis-e-Irfan: Q/A Session Rec: 08.06.01 ®
09.20 MTA Variety. 'Art Mela'. Organised by NJA Rabwah.
09.45 Interview: Interview with Major Naseer Ahmad.
10.20 Indonesian Service: Various Items
11.20 Seerat un Nabi (saw): Discussion Prog No. 65®
12.00 Friday Sermon – LIVE From Fazl Mosque London
13.05 Tilawat, MTA News, Dars Malfoozaat
14.00 Mulaaqaat: With Bengali Speakers.
Q/A Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.05 Friday Sermon Rec: 27.09.02®
16.05 French Service: Various Programmes
17.05 German Service: Various Items
18.10 Liqaa Ma'al Arab: Session No.272 ®
19.10 Arabic Service: Various Items
20.10 Yassarnal Qur'an Prog No. 32 ®
20.35 Majlis-e-Irfan: Q/A Session with Huzoor ®
21.10 Quiz Programme. Quiz on general knowledge.
21.45 Friday Sermon ®
22.40 Dars e Hadith ®
22.50 Homeopathy Class: Lesson No.95

Saturday 28th September 2002
28 Tabook 1381
20 Rajab 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
01:00 Yassarnal Qur'an: Programme No.33
By Qari Muhammad Ashiq
01:30 Q&A Session with Hazoor and English speaking friends. Rec: 12.03.97
02:35 Kehkashaan: Topic: 'Efay Ehed'.
Hosted by Meer Anjum Parvez.
03:05 Urdu Class: Lesson No.462, Rec:26.02.99
04:25 Learning French: Lesson No: 35
Presented by Naveed Marty
04:55 Mulaqaat with German speaking Guests.
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06:05 Tilaawat, News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab, Session No: 273 Rec: 16.04.97
07:35 Classe des Enfants: From Mauritius
08:30 Dars-ul-Qur'an, Session No:8 Rec: 19.01.97.
10:05 Indonesian Service: Various Items
11:20 Kehkashaan: Topic of 'Efay Ehed'. ®
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
12:50 Urdu Class: Lesson No.462. Rec: 26.02.99. ®
14:10 Bangla Shomprochar: variety of programmes.
15:10 Children Class: With Huzoor Rec: 08.09.02.
16:15 Classe des Enfants: From Mauritius
17:05 German Service: Various Items
18:10 Liqaa Ma'al Arab Session No: 273 ®
19:15 Arabic Service: Various Items
20:15 Yassarnal Qur'an: Lesson No: 33 ®
20:45 Q & A Session ®
21:45 Children Class: With Huzoor. Held on 28.09.02. ®
22:45 Mulaqaat: With German Speakers ®

Sunday 29th September 2002
29 Tabook 1381
21 Rajab 1423

00:05 Tilaawat, Seerat-un-Nabi, News.
01:00 Children Class: With Huzoor, Rec: 05.05.01 Part 1.
01:30 Q/A with Huzoor and Urdu speaking guests. Rec: 04.08.95.
02.30 Discussion. 'Fate of opponents of Hadhrat Masih Maud (AS).
03:15 Friday Sermon Rec: 27.09.02
04:15 Tehrik-e-Ahmadiyyat: a quiz Prog No: 31.
05:00 Young Lajna and Nasiraat Mulaqaat:
With Hazoor, Rec: 17.09.00
06:10 Tilaawat, MTA International News.
06:45 Liqaa Ma'al Arab session No: 274, Rec: 17.04.97
07:45 Spanish Service: Translation of Huzoor's Friday Sermon. Rec: 24.04.98.
08:55 Moshaa'irah: Bazm-e-Sheer about Jalsa Salana.
10.05 Tehrik-e-Ahmadiyyat: Prog No: 31 ®
10:40 Indonesian Service: Various Items
11:40 Discussion: Fate of opponents of Hadhrat Masih Maud (AS) Maud(as).
12:10 Tilaawat, Seerat-un-Nabi, MTA News.
13:00 Majlis-e-Irfaan: Q/A With Huzoor, Rec: 27.09.02.
14:00 Bangla Shomprochar: Various items
15:05 Young Lajna and Nasiraat Mulaqaat ®
16:10 Friday Sermon Rec:27.09.02 ®
17:10 German Service: Various Items
18:15 Liqaa Ma'al Arab session No: 274 ®
19:20 Arabic Service: Various Items
20:20 Children Class: With Huzoor ®
20:50 Q/A with Huzoor: Rec: 04.08.95 ®
21.55 Moshaa'irah: Poetry recital ®
22:55 Mulaqaat with young Lajna and Naasiraat ®

Monday 30th September 2002
30 Tabook 1381
22 Rajab 1423

00:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
01:00 Kudak: Children's programme No: 42
01:15 Q/A Session with English speaking guests.
02:15 Ruhaani Khazaa'en: a quiz in Urdu.
On the books of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad (as)
03:10 Urdu Class: No. 463, Rec: 13.02.99
04:30 Learning Chinese with Usman Chou.
05:00 Rencontre Avec Les Francophones:
Q/A with Huzoor and French speakers. Rec: 06.08.01
06:05 Tilawat, MTA News.
06:20 Liqaa Ma'al Arab Session No: 275. Rec: 22.04.97
07:25 Chinese Programmes from Chinese Book 'Islam among religions'.
08:00 'The truth of Ahmadiyyat', by Maulana Sultan Mehmood Anwar.
08:45 Q/A Session: Huzoor and English Speakers®
09:45 Khutabaat-e-Imam: Quiz Programme
10:15 Indonesian Service: Various Items
11:25 Safar Ham Nay Kiya: a visit to 'Wadi-e-Shandoor', Pakistan.
12:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozaat, MTA News.
12:50 Urdu Class: Lesson No.463 ®
14:10 Bangla Shomprochar: Various Items
15:15 Rencontre Avec Les Francophones: ®
16:15 French Service: Various Items
17:15 German Service: Various Items
18:15 Liqa Ma'al Arab: Session No.275 ®
19:15 Arabic Service: Various Items
20:15 Kudak: Programme No.42 ®
20:35 Q/A Session ®
21:35 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme ®
22:30 Rencontre Avec Les Francophones: ®
23:30 Safar Ham Nay Kiya: a visit to 'Wadi-e-Shandoor', Pakistan.®

Tuesday 1st October 2002
01 Ikha 1381
23 Rajab 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News.
00.55 Children Corner: A Quiz between members of Naasirat-ul Ahmadiyya, Pakistan.
01:25 Ilmi Khatabaat: 'Islam's real need of Ahmadiyyat'. By Hadhrat Maulana Abul Ata Sahib
02:25 Medical Matters: 'Cholera'
Hosted by Dr Mujeeb ul Haq Khan
03:10 Around The Globe: 'Caribbean- Islands of Eden'. Courtesy of MTA Studios USA.
04:05 Lajna Magazine: Programme No: 31.
04:50 Bengali Mulaqaat: With Huzoor. Rec: 26.09.00
06.05 Tilawaat, MTA News
06:30 Liqa Ma'al Arab: Session No:276 Rec: 23.04.97
07:30 MTA Sports: Kabbadee Match
07.55 Spotlight: An Urdu speech
'The Holy Prophet (saw) and human rights'.
08.15 Safar Ham Nay Kiya: A visit to 'Gilgit, Pakistan'.
08:45 Dars-ul-Qur'an Session No. 11, Rec: 22.01.97.
10:20 Indonesian Service: Various Items
11:20 Medical Matters: 'Cholera' ®
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith, MTA News.
12:55 Q/A Session with Huzoor and English speaking friends. Rec: 03.08.97
14.00 Bangla Shomprochar: Various Items
15:05 German Mulaqaat: With Huzoor
16:05 Learning French: Lesson no. 28.
With Naveed Marty
16.35 French Service: Various Items
17:05 German Service: Various Items
18:10 Liqaa Ma'al Arab Session No.276 ®
19:10 Arabic Service: Various Items
20:10 Children's Corner: ®
20:45 Ilmi Khitabaat: 'Islam's real need of Ahmadiyyat'. ®
21.30 Around The Globe: The Solar System, Part 4®
22.30 From The Archives, Friday sermon by Huzoor. Rec: 29.11.85
23.30 Safar Hum Nay Kiya ®

Wednesday 2nd October 2002
02 Ikha 1381
24 Rajab 1423

00:05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, MTA News.
00.55 Guldastah: Children's Prog No.54.
01:25 Reply To Allegations Rec: 21.04.94.
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
02:35 Hamaari Kaa'enaat: 'The Earth and the Solar system' No 28 By Syed Tahir Ahmad
03:05 Urdu Class: No.464 Rec: 03.03.99
04:30 Safar Ham Nay Kiya: A journey to 'Patriatta', Pakistan.
05:00 From the Archives: Friday Sermon Rec:29.11.85
06:05 Tilaawat, MTA News.
06:30 Liqaa Ma'al Arab: Prog No. 277, Rec: 24.04.97
07:30 Swahili Service: Selected sayings of the Holy Prophet(saw)
09.00 Reply To Allegations: By Huzoor ®
10:15 Indonesian Service: Various Items
11:30 Safar Ham Nay Kiya. ®
12:05 Tilaawat, History of Ahmadiyyat, News.
12:40 Urdu Class: No. 464 ®
14:05 Bangla Shomprochar: Variety Items.
15:10 From The Archives: Friday Sermon ®
16:10 French Mulaqaat: With Huzoor Rec: 22.05.00.
17:15 German Service: Various Items
18:20 Liqaa Ma'al Arab: Prog No.277 ®
19:10 Arabic Service: Various Items.
20.30 From The Archives: Friday Sermon ®
21:30 Guldasta: Programme No.54 ®
22.15 Hamaari Kaa'enaat: 'The Earth' No 28 ®
22:45 Reply To Allegations: By Huzoor ®

Thursday 3rd October 2002
03 Ikha 1381
25 Rajab 1423

00.05 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News
00.40 Waqifeen-e-Nau: Various items.
01.25 Q/A Session: Huzoor with English speaking guests, Rec: 23.09.94
02.20 Spotlight: A lecture on Ansarullah and physical health, by Dr. Abdul Khaliq Khalid.
03.00 Al Maa'idah: Cookery Programme.
03.25 Canadian Horizon: Children's Class No.40
Presented by Naseem Mehdi Sahib.
04.25 Computers for Everyone: Educational item.
By Mansoor Ahmad Nasir.
05.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.273 Rec: 30.09.98
06.05 Tilawat, MTA News, Dars-e-Malfoozat
06.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.278
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.30 Sindhi Service: Friday Sermon by Hazoor
08.45 Q/A Session: Rec: 18.10.98
09.40 Spotlight: An Urdu lecture ®
10.15 Indonesian Service: Various items.
11.15 MTA Travel: MTA Travel. A documentary about history town of Farnham, UK.
11.40 Al Maa'idah: ®
12.05 Tilawat, Dars-e-Malfoozat, MTA News
12.45 Q/A Session: with Urdu speaking guests
13.55 Bangla Shomprochar: Friday Sermon
15.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.273 ®
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.55 French Service: Various items.
16.55 German Service: Various items.
18.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.278 ®
19.00 Arabic Service: Daily items
20.00 Waaqifeen-e-Nau Items ®
20.25 Q/A Session: Rec: 23.09.94
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
21.20 Computers For Everyone: ®
21.55 Al Maa'idah: Cookery Programme ®
22.30 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.273 Rec: 30.09.98
23.25 MTA Travel. A documentary about history town of Farnham, UK. ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8875 1285
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, September 27, 2002 | Issue No. 39

جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۲ء کی جھلکیاں

(زبیر خلیل خان۔ افسر جلسہ سالانہ ۲۰۰۲ء)

☆...... امسال جلسہ سالانہ میں ۲۳ہزار ۱۷۔ افراد شامل ہوئے۔ ۱۵۰۶۔ افراد مختلف اقوام سے جبکہ باقی تعداد جرمنی میں مقیم پاکستانی احمدیوں کی تھی۔ ۲۷ ممالک سے ۳۴۶۔ افراد بطور مہمان آئے۔

☆...... ۳۸۰۰۔ افراد جماعت نے ۱۲ر اگست تا ۳۰ر اگست وقار عمل کر کے تمام انتظامات مکمل کئے۔ کل ۵۳،۲۰۰ گھنٹے وقار عمل کیا گیا۔ ان انتظامات میں تیاری اور وائنڈاپ شامل ہے۔ جلسہ کے دوران چار ہزار کارکنان وکارکنات نے ڈیوٹیاں دیں۔

☆...... مردانہ جلسہ گاہ مئی مارکیٹ کے ہال میں منعقد کیا گیا جس کا رقبہ آٹھ ہزار مربع میٹر ہے۔ مستورات کے جلسہ گاہ کے لئے چار ہزار مربع میٹر کا بڑا خیمہ نصب کیا گیا۔ دیگر ضروریات کے لئے ۱۰۲ خیمہ جات لگائے گئے جو ۱۹ ہزار میٹر کے رقبہ میں لگائے گئے۔

☆...... تیاری اور وائنڈاپ، ٹریفک اور پارکنگ کے شعبہ جات افسر خدمت خلق کو سونپے گئے۔ صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور ان کے رفقاء کار نے مثالی تعاون پیش کیا اور ان تمام شعبہ جات کی کارکردگی بے مثال رہی۔

☆...... تربیت کی نظامت مجلس انصار اللہ جرمنی کے سپرد تھی۔ بہترین منصوبہ بندی کے ساتھ تعاون کیا گیا۔ تہجد، فجر اور دیگر نمازوں میں حاضری بہت خوشکن رہی۔ شعبہ تربیت کے تعاون سے امسال صبح کے اجلاسات میں حاضری بھی عمدہ رہی۔ دوران جلسہ نظامت تربیت کی طرف سے نظم وضبط کو یقینی بنایا گیا۔

☆...... امسال ملٹی نیشنل جلسہ گاہ مئی مارکیٹ کے آغاز میں تعمیر کی گئی۔ افسر ملٹی نیشنل جلسہ گاہ اور ان کی ٹیم نے انتھک محنت کی اور جلسہ کے تینوں دن اس جلسہ گاہ میں گہما گہمی عروج پر رہی۔ مختلف اقوام کے احمدیوں نے اپنے اپنے پروگرام منعقد کئے۔ فارسی بولنے والے زیر تبلیغ افراد بھی بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔

☆...... مقررین میں جرمنی میں مقیم مربیان سلسلہ کے علاوہ قادیان سے محترمی حکیم دین محمد صاحب، پاکستان سے محترمی مرزا غلام احمد صاحب اور مولانا دوست محمد صاحب شاہد شامل تھے۔ امام مسجد فضل لندن محترم عطاء المجیب صاحب راشد نے بھی حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا۔

منہائم شہر کے میئر کی نمائندہ کے علاوہ یورپین پارلیمنٹ کے نمائندہ نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔ اختتامی تقریب میں محترمی امیر صاحب جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ کی نمائندگی میں حاضرین سے ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔

☆...... تمام کارروائی کا رواں ترجمہ آٹھ زبانوں میں نشر کیا جاتا رہا۔ لندن سنٹر سے عربی ترجمہ کے لئے محترمی عبدالمومن طاہر صاحب اور انگریزی ترجمہ کے لئے محترمی خلیل الرحمٰن ملک صاحب تشریف لائے۔ نائیجریا کے امیر صاحب نے بھی اجلاس کی صدارت کا شرف پایا۔

☆...... تمام پروگراموں کو ایم ٹی اے جرمنی کی ٹیم نے ریکارڈ کیا اور اتوار کے روز ہی ایم ٹی اے لندن کو کیسٹس روانہ کر دی گئیں۔ جرمنی بھر سے ایم ٹی اے کے نوجوانوں نے مثالی تعاون کیا۔ اسی طرح امسال لجنہ کی ایم ٹی اے ٹیم نے اپنے حصہ کی ریکارڈنگ از خود کی جو کہ بذات خود ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ ایم ٹی اے جرمنی کی لجنہ کی انچارج محترمہ آصفہ حکیم صاحبہ اس سلسلہ میں مبارکباد کی مستحق ہیں۔

☆...... مئی مارکیٹ کے علاقہ میں ۶۷۰ خیمہ جات پر مشتمل ایک چھوٹا سا شہر آباد کیا گیا تھا۔ جہاں معزز مہمانوں نے اپنے خیمہ جات خود نصب کئے۔ تقریباً تین ہزار افراد نے یہاں قیام کیا۔ اس کے علاوہ بڑے ہال میں دو ہزار افراد نے رات کو قیام کیا۔

☆......امسال ۷ ۳۹۲ کاریں پارک کی گئیں۔ گیارہ بسیں اور ۴۰ ویگنیں کرایہ پر حاصل کی گئیں۔ جلسہ سالانہ کا تمام اسٹور بیت السبوح اور بیت القیوم سے جو کہ ۱۰۰ کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے ٹرکوں کے ذریعہ جلسہ گاہ پہنچایا گیا اور پھر واپس لایا گیا۔ کرایہ کے ٹرکوں نے ۱۶۶ ٹرپ لگائے۔ یعنی پہلے یہاں سامان لے کر آئے اور پھر لے کر گئے۔ اسٹور شعبہ میں کارکنان تقریباً ۲۴ گھنٹے ڈیوٹی دیتے رہے۔ اسی طرح ٹرک چلانے والے ڈرائیور حضرات نے بھی ۲۴ گھنٹے ڈیوٹی دے کر ایک نئی روایت قائم کی۔ اسٹور کے نائب افسر محترمی عبدالکبیر صاحب کا تعاون مثالی رہا۔ بازار سے ہر قسم کی خریداری محترمی نعیم صاحب نے کی اور وہ بھی ہر وقت گاڑی ہی میں نظر آئے۔

☆......شعبہ وقف نو اور اطفال الاحمدیہ کے تحت ۲۰۴ بچوں، بچیوں نے امسال پانی پلانے کی خدمت سرانجام دیں۔

☆...... امسال مہمانوں کی سہولت کے لئے ۲۱۰ ٹائلٹ اور ۱۰۲ غسل خانہ جات موجود تھے۔

شعبہ نظافت نے اس بار مثالی کارکردگی دکھلائی۔ کسی وقت کہیں بھی کوئی گند نظر نہ آیا۔ شہر کی طرف سے مہیا کردہ گاڑیوں کے ذریعہ شعبہ نظافت کی ٹیمیں تیاری کے شروع دن سے لے کر اختتام تک مصروف کار رہیں۔ ریجن گروس گیراؤ مبارکباد کا مستحق ہے۔

☆......مربی سلسلہ جرمنی محترمی ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب جو کہ پچھلے چند ماہ سے ترکی میں اسیر راہ مولیٰ تھے۔ انہیں ۱۴ر اگست کو رہائی نصیب ہوئی اور پھر وہ بنفس نفیس جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔ ۲۰ر اگست بروز بدھ محترمی امیر صاحب جرمنی نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا اور بعد ازاں محترمی ڈاکٹر جلال شمس صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی جس میں انہوں نے اسیری کے ایمان افروز واقعات سنائے۔

☆......امسال ایک نئی فرم سے لندن کی طرز کی روٹی منگوائی گئی۔ لنگر خانہ میں روزانہ پکنے والی دیگوں کی تعداد ۲۱۴ تک رہی۔ بڑی عمر کے افراد کے لئے اس بار علیحدہ سے بیٹھ کر کھانے کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ گاہ میں جلسہ کے دنوں میں ۲۴ گھنٹے چائے مہیا کی جاتی رہی۔ شعبہ ضیافت نے افسر لنگر خانہ کی سربراہی میں تیاری سے لے کر وائنڈاپ تک مثالی کارکردگی دکھلائی۔ پاکستانی کھانوں کے ساتھ ساتھ روزانہ دس ہزار افراد کے لئے یورپین کھانے بھی پکتے رہے۔ VIP مہمانوں کے لئے علیحدہ سے انتظامات کئے گئے۔

☆...... جرمنی کے افضال برادران کے تعاون سے امسال مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ میں ۵۰ ٹی وی سیٹ اور مردانہ جلسہ گاہ میں ایک سکرین بھی لگائی گئی۔ تمام کے تمام ٹی وی سیٹ جرمنی کے احمدی دوست محترمی عبدالغفور صاحب نے بلا قیمت مہیا فرمائے۔

☆......شعبہ استقبال، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ جرمنی کے تحت قائم کردہ نظامت تربیت کے تحت تمام مہمانوں کو پارکنگ، رجسٹریشن اور استقبالیہ دروازوں پر عمدگی کے ساتھ خوش آمدید کیا گیا۔ اس سلسلہ میں انصار اللہ جرمنی کے بعض دوستوں نے بہت ہی فدائیت کے جذبہ کے تحت خدمات پیش کیں۔

☆......امسال ڈیوٹی افسر جلسہ سالانہ کا انتظام کیا گیا۔ اس انتظام کے تحت آٹھ آٹھ گھنٹہ کی ڈیوٹی شفٹ بنائی گئی اور جمعرات ۲۱ر اگست سے سوموار ۲۶ر اگست تک مختلف افسران یہ ڈیوٹی دیتے رہے۔ دوران جلسہ جہاں بھی کوئی کمی دیکھی گئی اسے اس انتظام کے تحت دور کرنے کی سعی کی گئی۔

☆......افسر جلسہ سالانہ اور دیگر ڈیوٹی افسران کی معاونت کی خاطر اس بار پانچ معاونین خصوصی مقرر کئے گئے جو کہ نوجوان طلباء تھے اور جنہیں جرمن زبان اور یہاں کے قوانین کا علم تھا۔ ان معاونین خصوصی کو تیاری، دوران جلسہ اور وائنڈ اپ کے دوران مختلف کاموں کی ذمہ داری سونپی گئی۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تجربہ بھی کامیاب رہا اور ان نوجوانوں نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کو مختلف زاویوں سے دیکھنے، پرکھنے اور سمجھنے کی توفیق پائی۔ امید کی جاتی ہے کہ ان کا یہ حاصل کردہ تجربہ آئندہ انتظامات میں ممد و معاون ثابت ہوگا۔

☆......جلسہ گاہ میں سٹیج کے پیچھے اور اسی طرح دیگر بینرز کا Moto اس بار "صفات باری تعالیٰ" تھا۔ محترمی افسر صاحب جلسہ گاہ مکرمی حیدر علی صاحب ظفر مبلغ انچارج جرمنی کی راہنمائی میں محترمی الیاس مجوکہ صاحب نے اپنی ٹیم کے ساتھ بہت محنت کی اور بروقت بڑے بینرز ایک نئی جہت کے ساتھ تیار کر کے آویزاں کئے۔

☆......امسال جلسہ سالانہ کے تین انتظامی مقاصد رکھے گئے تھے جن میں تمام کاموں کی بروقت تکمیل، ذرائع کا بہترین استعمال اور کم سے کم ضیاع اور دیگر تمام پروگراموں میں بھرپور حاضری شامل تھے۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تمام مقاصد بڑی حد تک حاصل کر لئے گئے۔

☆...... تاہم ایک امر جس نے تمام شرکاء جلسہ کو غمگین رکھا وہ پیارے آقا کی عدم موجودگی تھی۔ سب نے آخر تک آس کا دامن تھامے رکھا لیکن شاید قادر مطلق کو یہ منظور نہ تھا۔ بہر حال جو مرضی مولیٰ کی۔ اختتامی دعا میں سب نے ربّ ذوالجلال سے بہت ہی گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں مانگیں کہ وہ ہمارے پیارے آقا کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ ہمارے جلسوں کی اصل رونق تو خلیفۂ وقت کی موجودگی ہی ہوتی ہے۔ خدا کرے کہ آئندہ ہمارے پیارے آقا پوری صحت و تندرستی کے ساتھ ہمارے جلسوں میں شریک ہو سکیں۔ آمین۔

(جلسہ جرمنی کی قدرے تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ آئندہ شائع کی جائے گی)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔